بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝

ترجمہ: اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ اسلام میں مکمل اور نہ پیروی کرو تم شیطان کے قدموں کی بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

(القرآن)

سیف الفرید علیٰ عنق المرید

المعروف ضربات رحمانی بر گروہِ شیطانی

تصنیف: شیخ القرآن، مفتئ اعظم پاکستان، فرید العصر، وحید الدہر، محدث وقت حضرت

علامہ الحاج ابو ریاض مفتی محمد غلام فرید ہزاروی صاحب مدظلہ العالی

پرنسپل دار العلوم فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن فاروق گنج، گوجرانوالہ

ناشر

صاحبزادہ سید محمد علی شاہ سیفی آستانہ عالیہ کھیلیانوالہ شریف

و خدام آستانہ عالیہ سیفیہ راوی ریان شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ

ترجمہ: اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ اسلام میں مکمل اور پیروی نہ کرو تم شیطان کے قدموں کی بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

(القرآن)

سیف الفرید
علی عنق المرید

المعروف ضربات رحمانی بر گروہ شیطانی

تصنیف: شیخ القرآن، مفتی اعظم پاکستان، فرید العصر، وحید الدہر، محدث وقت حضرت

علامہ الحاج ابو ریاض مفتی محمد غلام فرید ہزاروی صاحب مدظلہ العالی

پرنسپل دار العلوم فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن فاروق گنج، گوجرانوالہ

ناشر

صاحبزادہ سید محمد علی شاہ سیفی آستانہ عالیہ کیلیانوالہ شریف

در خدام آستانہ عالیہ سیفیہ راوی ریان شریف

نام کتاب — سیف الفرید علی عنق المرید
مصنف — شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد غلام فرید ہزاروی
صفحات — 60
تعداد — ایک ہزار
اشاعت — ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ اگست 1996ء
کمپوزنگ — ناگی لیزر دین پلازہ گوجرانوالہ
ناشر — صاحبزادہ سید محمد علی شاہ سیفی
وخدام آستانہ عالیہ راوی ریان شریف
قیمت — 12 روپے
مطبع امتیاز فیاض پرنٹرز چوک اردو بازار لاہور

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف کالا شاہ کاکو۔ ضلع شیخوپورہ
جامعہ فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن فاروق گنج۔ گوجرانوالہ

بفضان نظر

قیوم زماں' مجدد عصر حاضرہ' آفتاب طریقت' ماہتاب شریعت
زبدۃ العارفین سراج السالکین شیخ المشائخ حضور قبلہ عالم

حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب

دامت برکاتہم العالی (پیرارچی)
تاجدار آستانہ عالیہ گھوری شریف منڈیکیں پشاور (سرحد)

بفضان کرم

پیر طریقت' رہبر شریعت' قدوۃ السالکین ولی کامل صوفی اکمل
عاشق مصطفیٰ، فخر المشائخ حضرت قبلہ الحاج

میاں محمد احمد حنفی سیفی مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ راوی ریان شریف

صاحبزادہ محمد ریاض الرحمٰن ہزاروی
جامعہ فاروقیہ۔ گوجرانوالہ

ضربات رحمانی برگروہ شیطانی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

فرعون و نمرود اور شداد و ھامان

ابولہب اور ولید بن مغیرہ وغیرہ کی مصنوعی نسل پیر محمد نام نہاد چشتی چترالی قاری اظہر محمود' قاری شفیق الرحمٰن وغیرہ ان کے بعض ہمنوا یہ وہ لوگ ہیں جو **خناس من الجنتہ والناس** کے مصداق ہیں اور ان کے حضرت پیر صاحب کے خلاف پروپیگنڈا اور شور و شرابہ کو دیکھ کر اور سن کر فوراً **من شر الوسواس الخناس** کی تفسیر و تشریح ذہن میں آتی ہے اور الدا الخصام کی حقیقی مصداق ہونے کا یقین ہو گیا ہے۔ یہ خبثاء زمانہ اپنی ابلیسانہ کاروائی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ ان کی ابلیسانہ کاکردگی کا مظاہرہ دیکھنا ہو تو شمیر پاکستانی اور پیرارچی یا جادوگر افغانی' ابوجہل زندہ ہو گیا ہے۔ اور ایسے ہی چند اشتہار اور کتابچے پڑھ کر دیکھا جا سکتا ہے اور اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ جہلاء زمانہ ایک ولی کامل سے عداوت بغاوت کر کے کیسے بے ایمان اور کافر و مرتد ہو گئے ہیں۔ یہ چترالی شیطان کی منافقت دیکھو کہ حضرت پیر صاحب قبلہ سے بغض و عداوت کو پایا تکمیل تک پہنچانے

میں گستاخ دیوبندیوں، وہابیوں، نجدیوں، گستاخان نبوت و رسالت و ولایت کا سہارا لے
کر ان کمزور بیساکھیوں کے بل بوتے پر ناکام کوشش کر رہا ہے۔ اب سنیت بریلویت
فراموش کردی ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی تو کسی موقعہ پر ان سے اتحاد نہ کرتے تھے مگر یہ نام نہاد
بریلوی کہلانے والا کس طرح کھلے عام ان گستاخوں کو پیر صاحب قبلہ کے خلاف استعمال
کر رہا ہے اور وہ استعمال ہو رہے ہیں۔ ان کا مقصد تو اہل حق اہلسنت کو کمزور کرنا ہے۔
جو وہ حاصل کر رہے ہیں۔ ایسے زندیقوں کی وساطت سے یہاں میں مذکورہ بالا پرچوں اور
اشتہاروں میں دیئے گئے مخالفین و منکرین شان ولایت کے سوالوں کے جواب اور ان
کے حوالہ جات کا جھوٹ اور ان کی بددیانتی و خیانت اور قطع و برید عبارات میں ظاہر کرنا
چاہتا ہوں، پہلے پیر ارچی یا جادوگر افغانی کے مندرجات کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

ضربات رحمانی بر ٹولہ شیطانی

(۱) اس پرچہ کے مولف (جو شیطان کی مصنوعی دوست ہیں) نے ص ۱ پر لکھا ہے:
"سب سے پہلے شیطانی ٹولہ نے اس پمفلٹ (توبہ کا جواب) میں علماء کرام و مفتیان عظام
کو شیطان صفت مفاد پرست دنیادار علماء سوء نام نہاد مفتی خناس صفت جیسے غلیظ ترین
الفاظ خبیثہ سے منسوب کر کے اپنے پیر خرچی کے مرشد النار مجدد الضلالہ نائب الشیطان و
خلیفہ ابلیس ہونے کی دلیل فراہم کی ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ اس کے جواب میں
ہم صرف اتنا کہتے ہیں کہ شریعت و طریقت کی زبان میں خناس صفت شیطان صفت وغیرہ
کا صحیح مصداق وہ جعلی پیر ہے۔"

ان دونوں عبارتوں کے درمیان ص ۱ پر لکھتے ہیں کہ کسی انسان صفت درویش فقیر
اور اہل علم سے یا کسی کامل کے ہاتھ میں تربیت یافتہ مرید و خلیفہ سے ایسی غلیظ زبان

ناممکن ہے۔ اس عبارت میں اس کتابچہ کا مولف یا مولفین اپنے دام میں پھنس کر خود ہی
اپنے آپ کو شیطان صفت اور خناس صفت ثابت کر رہا ہے کیونکہ خود لکھتا ہے کہ
انسان صفت درویش فقیر اور اہل علم یا کسی کامل کے ہاتھ میں تربیت یافتہ مرید یا خلیفہ
ایسی غلیظ زبان استعمال نہیں کر سکتا۔ مگر خود اسی صفحہ پر پیر صاحب کے حامیوں کو شیطانی
ٹولہ بھی کہا اور پیر صاحب کو مرشد النار و مجدد الضلالہ اور نائب الشیطان و خلیفہ ابلیس بھی
لکھا اور جعلی پیر بھی بکا ہے۔ اب خود بتایئے کہ یہ انسان صفت درویش فقیر اور اہل علم
ہے یا کسی کامل کا تربیت یافتہ ہے خود ہی اپنے انسان صفت ہونے کی عملی طور پر نفی کر رہا
ہے۔ اور اہل علم ہونے کی نفی بھی کر رہا ہے اور عملاً یہ بھی بتا رہا ہے کہ میں کسی کامل کا
مرید یا خلیفہ نہیں ہوں جب تو بقول خود انسان صفت نہیں اور اہل علم نہیں کسی کامل کا
مرید و خلیفہ بھی نہیں تو پھر تو ہی بتا دے کہ تو کیا ہے یا ہم بتائیں کہ تو خناس صفت ہے
ابلیس لعین کا ملعون و مردود بچہ جمورا ہے۔

اسی صفحہ پر بکتا ہے کہ پیر صاحب نے انبیاء و مرسلین کے امام و مقتدیٰ و متبوع
ہونے کا دعویٰ کیا ہے السالکین کے ص ۳۲۹ الجواب قارئین کرام ہم ان شیطانی چیلوں
ابلیس کی معنوی مصنوعی ذریت کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ہدایۃ السالکین کے کسی بھی
صفحہ سے یہ دعویٰ کے الفاظ دکھائیں کہ میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میں انبیاء و مرسلین کا
امام و مقتدیٰ اور متبوع ہوں۔ اگر ان شیطانی چیلوں کا ٹولہ مذکورہ بالا دعویٰ کے الفاظ و
کلمات و جملے ہدایہ السالکین یا آپ کی کسی بھی تحریر سے نکال کر دکھا دیں تو پچاس ہزار
روپے نقد انعام لے سکتے ہیں۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اس کے برعکس ہم آپ کی تحریر سے یہ دکھا سکتے ہیں کہ میں امام المرسلین سید

الانبیاء کا ادنیٰ ترین خادم ہوں بلکہ حضور غوث پاک بھی میرے مقتدی ہیں۔

(۲) اسی صفحہ پر لکھتا ہے کہ پیر صاحب نے ہدایۃ السالکین کے ص ۳۲۹ میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی بخشش کے لئے دعا کرنے کو کہا ہے اور ص ۳۳۲ میں انبیاء و مرسلین کی صف میں ہونے کا حرام دعویٰ کیا ہے۔ اور ص ۳۲۷، ص ۳۲۵ پر پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی سے زیادہ اعلیٰ مقام پر ہونے کا دعویٰ کرکے اس پر فخر کیا ہے۔ (ص ۳۲۴، ۳۲۵)

جہاں تک دعاء کرانے کا تعلق ہے یا صف میں کھڑا کرنے کا اور حضرت پیران سے چھ درجے فوق طے کرنے کا قصہ ہے تو ان کے جوابات ہم سل الحسام المقدی اور معروضات الحاذق اور توبہ کے مطالبہ کے جواب میں دے چکے ہیں کہ ان تینوں باتوں میں سے اولاً آپ نے کسی بات کا دعویٰ نہیں فرمایا نہ یہ دعویٰ کیا ہے آپ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی امت کی بخشش کے لئے دعا کے متعلق فرمایا ہے نہ یہ دعویٰ کیا ہے کہ مجھے قیامت کے دن انبیاء و مرسلین کی صف میں کھڑا کیا جائے گا اور نہ یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے افضل و اعلیٰ ہوں اگر کوئی منکر و مخالف حضرت صاحب کی ہدایۃ السالکین سے بعینہٖ مذکورہ عبارات میں بصورت دعویٰ ایک بات بھی دکھا دے تو مزید پچاس ہزار روپے انعام لینے کا حقدار ہے۔ ہمارے پاس آ کر دعویٰ کی عبارات دکھا کر انعام حاصل کر سکتا ہے بصورت دیگر جھوٹا تصور کیا جائے گا اس ٹولہ خناسی کو۔

ثانیاً یہ کہ دعا کرانا کسی امتی سے نہ قرآن کے خلاف ہے نہ حدیث کے خلاف ہے کسی نص سے اس کی ممانعت یا حرمت ثابت نہیں ہے جو شخص ایسی دعاء کی ممانعت پر کوئی نص قرآنی یا نص حدیثی یا قول امام پیش کرے وہ بھی دس ہزار کے انعام کا حقدار ہے وہ ہمارے پاس آکر نص دکھا کر انعام لے سکتا ہے۔

ثالثاً مشکوٰۃ شریف میں اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہے کہ کل قیامت کے دن علماء بھی سفارش کرکے گنہگاروں کو بخشوائیں گے بلکہ چھوٹے مرنے والے بچے بھی والدین کو بخشوائیں گے اور بھی بہت سے ایسے حضرات ہوں گے جو سفارش کرکے بخشوائیں گے تو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ کے ہوتے ہوئے کسی کی شفاعت کی ضرورت ہے کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں کوئی نقص ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ) یہ سب حضور کی شفقت ہوگی کہ اپنے امتیوں کو یہ موقعہ فراہم فرمائیں گے نہ اس میں توہین ہے نہ گستاخی، اس طرح اگر حضور کے امتی کو اپنی امت کی بخشش کی دعا کا فرما دیں تو اس میں بھی کوئی گستاخی نہیں ہے۔ حضرت اویس قرنی سے بھی تو بعض اولیاء کے مطابق آپ نے بذریعہ حضرت عمر کہلایا تھا کہ میری امت کی بخشش کی دعا کریں۔ کیا یہ بھی گستاخی ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

قیامت کے دن انبیاء کی صف میں کھڑا کئے جانے کا مطلب ہے کہ ایسے متبعین شریعت کا حشر قیامت کو انبیاء کے ساتھ ہوگا جس کی دلیل **و من یطع اللہ والرسول فاولائک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین و حسن اولائک رفیقا ○**

آیۃ کریمہ ہے اگر عبارات کفر سے دیانیہ کی تاویلات ہو سکتی ہیں اگر اللہ سے سب کچھ ہونے اور مخلوق سے کچھ بھی نہ ہونے کی تاویلات ہو سکتی ہیں تو انبیاء کی صف میں قیامت کے دن کھڑا کئے جانے کی تاویل کیوں نہیں ہو سکتی۔

(۳) غوث پاک سے چھ درجے عبدیت کے مقام میں فوق ہونے کا دعویٰ بھی حضرت صاحب نے نہیں کیا اس بات کو بھی دعویٰ کی صورت میں پیش کرنا جھوٹ اور دجل و فریب ہے چشتی اور اس کے حامیوں کا۔ پھر ہم نے کہا تھا کہ حضور غوث پاک سے کسی امتی ولی کا افضل نہ ہو سکنا قرآن کریم کی کونسی نص کے خلاف ہے یا کونسی حدیث رسول

یا قول جمالی یا قول امام کے خلاف ہے۔ وہ آیت وہ حدیث وہ قول صحابی یا قول امام پیش
کیا جائے یا کونسا اس پر اجماع امت ہے نصی ہے یا سکوتی ہے جو بھی ہے پیش کیا جائے
پھر اگر امت کا اجماع ہے تو جن لوگوں نے جن اولیاء نے جن علماء نے **قدمی ھذہ علی
قبتہ کل ولی اللہ** کی تخصیص آپ کے زمانے کے اولیاء سے کی ہے کیا وہ کافر ہیں گمراہ
ہیں کسی نے ان کو کافر یا گمراہ قرار دیا ہے بحوالہ بتائیں معتبر و مستند کتابوں سے بتائیں۔

نیز یہ بھی بتایا جائے حضور سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمتہ سے کلی طور پر یا جزوی طور
پر امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتحیتہ میں قیامت تک کوئی ولی پیدا نہیں ہو سکتا اور اگر
کوئی اس کے برعکس جواز و امکان کا قائل ہو تو وہ کافر ہے یا گمراہ ہے اس کفر یا ضلالتہ کی
صراحت کس آیتہ و حدیث میں ہے یا کسی کتاب میں ہے۔ کیا حضور غوث پاک کی
افضیلت بلا استثناء تمام اولیاء پر قیامت تک متواتر قطعی الدالتہ ہے اگر ایسا ہے تو حوالہ
دکھائیں۔ کیونکہ کفر تب ہو گا جب یہ موقف کسی ایسی دلیل سے ثابت ہو جو متواتر قطعی
الدلالتہ ہو جو ایسا نہیں تو اس کے خلاف نظریہ ہرگز کفر نہیں ہے۔ علامہ شامی فتاویٰ
شامی ص ۴۰۰، ج ۵، میں فرماتے ہیں۔

**و لا یدھنھا من تقید الکتاب بان لا یکون قطعی الدلالتہ و تقید السنتہ، بان
تکون مشھورۃ اور متواترہ غیر قطعیتہ الدلالتہ، و الا فمخالفتہ المتواتر من
کتاب اللہ او سنتہ رسولہ اذا کان قطعی الدلالتہ کفر کنافی التلویح،**

الغرض یہاں ضروری ہے کہ کتاب کو اس قید سے مقید کیا جائے کہ وہ کتاب اللہ کی
دلیل قطعی الدلالتہ نہ ہو اور سنتہ کو مقید کیا جائے اس قید سے کہ وہ سنتہ مشورہ یا متواتر
تو ہو مگر وہ قطعی الدلالتہ نہ ہو بصورت دیگر کتاب کے متواتر اور سنتہ متواترہ کی مخالفت
جب کے وہ قطعی الدلالتہ ہو کفر ہے جیسا کہ تلویح میں بھی لکھا ہے۔ اس عبارت سے
بالکل واضح ہے کہ کتاب و سنت کے جو دلائل متواتر یا مشہور تو ہیں مگر قطعی الدلالتہ نہیں

تو ان کی مخالفت سے کفر لازم نہیں آتا۔

نیز ملا علی قاری علیہ رحمتہ الباری شرح فقیہ اکبر ص ۱۴۰ میں فرماتے ہیں کہ **افمدار
الاعتقاد فی المسائل الدینیہ علی الادلتہ القطعیتہ علی ان فی تکفیر المسلم قد
ترتب مفاسد جلیتہ و خفیتہ فلا یصد قول بعضھم الخریفی**

چونکہ مسائل دینیہ میں اعتقاد کا دارومدار دلائل قطعیہ پر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ
یہ کہ مسلمان کی تکفیر کی صورت میں بعض دفعہ ظاہری اور خفیہ مفاسد پائے جاتے ہیں
اس لئے تکفیر کے معاملہ میں بعض کا قول مفید نہیں ہوتا۔ اس میں بی دلائل قطعیہ مذکور
ہیں اور یہ کہ بعض کی طرف سے کی گئی تکفیر کا قول مفید نہیں ہے اب حضور غوث پاک
سے کسی کو افضل ماننے والا کلی طور پر یا جزوی طور پر تب کافر قرار پائے گا جب یہ نظریہ
کسی ایسی آیت قرآنی یا حدیث مشہور یا متواتر کے خلاف ہو جو قطعی الدلالتہ بھی ہو اگر
شیطانی ٹولے کے پاس ایسی دلیل ہے تو پیش کرے ورنہ حضرت پیر صاحب کے خلاف
بکواسات و خرافات سے توبہ کر کے واپس اسلام میں آجائیں کیونکہ پیر صاحب کو کافر
کہہ کر یہ خود کافر ہو چکے ہیں۔

حدیث پاک کی روشنی میں **ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکفر الرجل
اخاہ فقدباء بھا احدھما الحدیث** (مسلم، ترمذی، مشکوٰۃ)

یعنی جب کوئی کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے **ایک** ضرور کافر ہو جاتا
ہے۔ ظاہر ہے حضرت پیر صاحب کو اور ان کے خلفاء کو کافر کہنے والا خود ہی کافر ہو گیا
ہے۔ حضرت پیر صاحب اور ان کے خلفاء کا مسلمان ہونا اظہر من الشمس ہے۔ مزید یہ
کہ بعض کی طرف سے کی گئی تکفیر بھی مفید نہیں ہے جیسا کہ اوپر واضح کر دیا گیا ہے۔
پمفلٹ کے ص ۲ پر شیطانی ٹولہ کے بعض خبثاء نے لکھا کہ پیر صاحب اپنے سواء تمام
قادریوں، چشتیوں، سہروردیوں اور نقشبندیوں کو چور وغیرہ کہتے ہیں۔

الجواب یہ بھی سفید جھوٹ ہے شیطانی ٹولے کا آپ نے کہیں بھی یہ نہیں فرمایا صرف جعلی پیروں غیر شرعی پیروں کو چور فرمایا ہے جو اولیاء کرام کے نقش قدم پر چلنے کی بجائے خلاف شرع کام کرتے ہیں اور آستانوں کی بدنامی کا ذریعہ بنتے ہیں چرس بھنگ وغیرہ کے سوٹے لگاتے ہیں اور قرآن و سنت کے احکامات کو پامال کرتے رہتے ہیں۔ جو مشائخ کرام پابند صوم و صلوۃ ہیں پابند اسوہ رسول ہیں ان کے متعلق آپ نے کبھی کوئی غیر شائستہ بات نہیں فرمائی یہ صرف شیطانی ٹولے کا معاندانہ پروپیگنڈا ہے جو خود بخود انشاء اللہ تعالیٰ دفن ہو کر مٹ جائے گا۔

یریدون لیطفوا نور اللہ واللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون کے مصداق یہ لوگ نور خدا کو مٹانا چاہتے ہیں مگر سچ ہے کہ

نور خدا ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن
پھونکو سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ص ۲ پر شیطانی ٹولہ ابلیس لعین کی معنوی ذالیت کے مصداق لکھتے ہیں کہ یہ جادوگر ہے۔ الحمد للہ آقا علیہ السلام کی یہ سنت بھی پوری ہو گئی کہ آقا کو جادوگر کفار نے کہا تو آقا علیہ السلام کے عاشق غلام کو بھی ان کی معنوی ذالیت نے یہ خطاب دے دیا یہ حضرت پیر صاحب کی صداقت و حقانیت کی روشن دلیل ہے۔

اگر حضرت جادوگر ہوتے تو ان ابلیس لعین کے ملعون چیلوں پر جادو کر کے ان کو ٹھکانے لگا نہ دیتے کیا جادوگر اپنے حواریوں کو مسلمان بنایا کرتا ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنا کر وضع و قطع میں پابند سنت رسول علیہ السلام بناتا ہے کیا وہ انگریزوں کو مسلمان بنایا کرتا ہے۔ کیا وہ فاسقوں تاجروں کو قاتلوں اور ڈاکوؤں کو فسق و فجور قتل و غارت گری چھوڑا کر خدا کے بندے اور مصطفیٰ کے سچے غلام بناتا ہے۔ مگر ان خبثاء زمانہ کے عقل پر پردے پڑ چکے ہیں۔ تشابہت قلوبھم اور قلوبنا غلف کے مصداق بن

چکے ہیں خدا ہی ان کو ہدایت عطا فرمائے۔

ص ۳ پر اس خبیث پرچہ کے خبیث مولفین نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس باطل کی تائید کرنیوالے جن دو تین علماء کے نام لکھے گئے ہیں ان سے ہم گزارش کریں گے کہ آنکھیں بند کر کے اس باطل کی تائید کرنے کی بجائے اس کے غلط اعتقادیات پر غور کریں اور ہونے اور کرنے کے مادہ کے ایک چیز یعنی کسب ہونے کا عقیدہ کر کے اللہ کی طرف لفظ ہونا یا کرنا نسبت کر کے قطعی کفر سمجھنے والا اور اللہ کے کرنے اور اللہ سے اس کی شان کے لائق ہونے پر عقیدہ و یقین رکھنے والے تمام اہل اسلام کو اجماعی کافر و قطعی کافر کہنے والا یہ شخص کیا اہلسنت ہو سکتا ہے یا اسلام سے بھی نکلا ہوا ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ عنہ)

الجواب الملک الوہاب

پہلی بات یہ ہے کہ پیرارچی یا جادوگر افغانی نامی خبیث پرچہ کا مولف یا مولفین انتہائی درجہ کے جاہل ہیں ان کو خود حق اور باطل میں تمیز کی صلاحیت بھی حاصل نہیں اس قدر اندھے ہو گئے ہیں نبی اسرائیل کے بچھڑے کی محبت میں (یعنی پیر محمد کی محبت میں) کہ حق اور باطل کا امتیاز بھی نہیں کر سکتے ارے جاہلوں یہ بھی انہیں جانتے کہ ایک لزوم کفر ہے اور ایک التزام کفر ہے پیر محمد نے چونکہ التزام کفر کیا ہے پچاس گواہوں کی موجودگی میں کہ اگر یہ کفر ہے تو میں پہلا کافر ہوں تین بار یہ جملہ دھرایا تھا اور کسب کی نسبت الی العبد کا انکار کیا تھا کہ ایسی کوئی آیت قرآن ہی نہیں ہے یہ التزام کفر تھا باوجود حضرت پیر صاحب کے سمجھانے کے۔ اس لئے اس کے کفر میں کیا شک ہو سکتا ہے بشرطیکہ کوئی **و اشربوا فی قلوبھم العجل** مصداق نہ ہو۔ اور تمام اہل اسلام کو ان خبثاء کا جبری عقیدہ رکھنے والے بتانا بھی ایک جہالت ہے حضرت صاحب نے پیر محمد کے علاوہ

کسی مسلمان کو نہ کافر کہا نہ اجماعی و قطعی کافر کہا ہے۔ یہ بات خبثاء وقت کی اپنی کشید کردہ ہے اگر یہ خبثاء زمانہ حضرت پیر صاحب کی کسی بھی کتاب میں یہ عبارت کہ ""تمام اہل اسلام اجماعی و قطعی کافر ہیں"" نکال کر دکھادیں تو منہ مانگا انعام لے سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ بعینہ یہ عبارت دکھائیں بالفرض اگر حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا ہو کہ اللہ کے کرنے اور اللہ سے اس کی شان کے لائق ہونے پر عقیدہ و یقین رکھنے والا کافر ہے۔ تو اس سے تمام اہل اسلام پر لزوم کفر ہو گا نہ کہ التزام کفر۔ اور ظاہر ہے کہ لزوم کفر کفر نہیں بلکہ التزام کفر، کفر ہے۔ مگر یہ جہلاء لزوم والتزام کے فرق کو کیا جانیں۔

ص ۳، پر دجالوں کذابوں کے مصداق لکھتے ہیں کہ پیر صاحب شرعی فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے اور شریعت محمدی سے فرار کر کے یہ شخص **و من کم یحکم بما انزل اللہ** الدلالتہ، کا مصداق نہیں ہو چکا۔ کیا شریعت کی طرف بلانے والوں کو کافر کہہ کر خود کافر نہیں ہو چکا۔

الجواب بعون الملک الوہاب

قارئین کرام! شرعی فیصلہ کو تسلیم کرنا یا نہ کرنا فرع ہے شرعی فیصلہ ہو جانے کا اس تنازعہ میں ابھی تک شرعی فیصلہ ہوا ہی نہیں تو پھر اس کے انکار کا سوال کیسے پیدا ہوا یہ جھوٹ مع اور سفید جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مزید یہ کہ اگر کوئی واقعی شریعت محمدی سے فرار اختیار کرتا ہے آیت مذکورہ بالا کا مصداق بھی بنتا ہے مگر یہاں بھی سفید جھوٹ بولا گیا ہے کبھی حضرت پیر صاحب نے شریعت سے فرار اختیار نہیں کیا یہ دجالی پروپیگنڈا ہے۔ ایسے جھوٹے الزامات لگانے والے اپنی عاقبت تو پہلے ہی تباہ کر چکے ہیں۔ اب عوام کو بھی گمراہ کرنا چاہتے ہیں مگروہ یہ اپنے ان دجالی حربوں میں ہرگز کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جو شخص کسی وقت بھی اپنے کسی مرید یا خلیفہ سے شریعت کی معمولی خلاف ورزی کو برداشت نہیں کرتا وہ خود شریعت سے فرار کیونکر کر سکتا ہے۔

ص ۳، ۴، پر شیطانی ٹولہ کا فرد کامل و اکمل لکھتا ہے کہ موجودہ دور کے قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ کی تحقیر و تذلیل کو درست ثابت کرنے کے لئے پمفلٹ میں پیر سیف الرحمٰن کے چیلوں نے جو توجیہ کی ہے وہ غلط ہے اس لئے کہ ہدایۃ السالکین کے ص ۱۶۲، ۱۶۳ میں دین کی خدمت کرنے یا نہ کرنے والوں کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ علی الاطلاق موجودہ دور کے سب اہل سلاسل کی توہین کی ہے ورنہ ہم اس کو چیلنج کرتے ہیں کہ اس توجیہ کو غیر جانبدار علماء کے سامنے درست ثابت کریں۔ (ملخصا")

الجواب بعون الملک الوہاب

یہ اعتراض شیطانی ٹولہ کے فرد کامل و اکمل کا اولا" اس لئے غلط ہے کہ ص ۱۶۲، ۱۶۳، پر نصوص دین کے الفاظ ہی موجود نہیں جن کا حوالہ بقید صفحات مذکورہ دیا گیا ہے۔ ثانیا" اس لئے کہ علی الاطلاق کے مقابلہ میں تخصیص نہیں بلکہ تقلید آتی ہے اور یہاں کوئی تخصیص نہیں بلکہ علی الطلاق کا فقرہ لکھا ہے یوں کہنا چاہئے تھا کہ کوئی قید نہیں الخ۔ اگر کوئی تخصیص نہیں ہی لکھنا تھا تو پھر بلکہ عام یہ لکھتے مگر ایسا کرنے سے جہالت کیسے ظاہر ہوتی یہ حضرت صاحب کی کرامت ہے کہ مخالف عنید کی جہالت کا ظہور ہو کر رہتا ہے۔ مزید یہ کہ ص ۱۶۳، ۱۶۲ میں نہ نصوص دین کا ذکر ہے نہ تذکرہ یہ حوالہ ہی بقید صفحات جھوٹا ہے۔

ثالثا" سیاق و سباق کو دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے خلاف شرع چلنے والے پیروں کو لصوص دین فرمایا ہے سیاق و سباق کو بغور پڑھنے کی ضرورت ہے۔

رابعا" اس عبارت کو علی الطلاق کہہ کر مطلق قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ

زیادہ آپ اس عبارت کو مجمل قرار دے سکتے ہیں یا مبہم اور اجمال وابہام کی وضاحت کرنا متکلم کا حق ہے آپ کا نہیں۔ آپ کسی کے کلام کے اجمال یا ابہام کو دور کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ جب متکلم خود اپنی مراد بارہا بتا چکا ہے کہ ہماری مراد لصوص دین سے جعلی بد عملی یا بے عمل اور خلاف شرع چلنے والے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پامال کرنے والے پیر ہیں تو پھر اس عبارت کو مطلق کہہ کر پروپیگنڈا کرنے کا کیا جواز ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ضد اور تعصب اور سینے کے بغض وعناد نے اس شیطانی ٹولے کو اندھا کر دیا ہے اور یہ لوگ **صم بکم عمی فھم لا یرجعون** کے اصل مصداق بن چکے ہیں۔

قارئین کرام! شیطانی ٹولے کا ایک فرد کامل واکمل اپنے خبیث کتابچہ پیرارچی یا جادوگر افغانی کے ص ۴ میں اپنے خبیث باطنی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ پیر صاحب کے دعویٰ برتری کو ثابت کرنے کے لئے حضرت علی کی فضیلت جزوی کو خلفاء ثلاثہ پر قیاس کرنا پیرارچی کی فضیلت کو غوث پاک کی فضیلت پر ان کی فضیلت جزوی ثابت کرنا شیطانی فریب ہے اس لئے کہ جن اوصاف وکمالات میں حضرت علی کی جزئی فضیلت کا بزرگان دین نے ذکر کیا ہے۔ پیر سیف الرحمان کا دعویٰ فوقیت اس سے یکسر مختلف ہے۔

الجواب بعون الملک الوھاب

ہم اس شیطانی ٹولے سے پوچھتے ہیں کہ کیا واقعی حضرت پیر صاحب نے فوقیت کا دعویٰ کیا ہے اگر دعویٰ کیا ہے تو دعویٰ کی عبارت حضرت پیر صاحب کی طرف سے جو آپ نے خود لکھی ہے وہ آپ کی کسی بھی تحریر سے نقل کر کے دکھائیں ورنہ اپنے پورے کنبہ کی ملعونیت کا اقرار کریں۔ یاد رہے کہ آپ کے اپنے دعویٰ کی عبارت دکھانا ہو گی۔ کسی مرید کے خواب کو یا کسی مرید کی تعبیر کو حضرت صاحب کا دعویٰ قرار دینا ہرگز درست نہیں ہے۔ خصوصاً" جبکہ آپ خود یہ اقرار بارہا کر چکے ہیں کہ حضرت غوث صمدانی شہباز لامکانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی میرے مقتدیٰ ہیں اور میں ان کا پیروکار ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق فرمایا گیا **فقد ضلوا و اضلوا الخ (مشکوۃ شریف)**

اس کے بعد شیطانی ٹولہ کے فرد کامل واکمل نے ۹ عدد وجوہات پیش کی ہیں کہ ان وجوہات کے پیش نظر پیر صاحب کے دعویٰ فوقیت کی یہ توجیہ کہ مراد فضیلت جزئی ہے کلی نہیں غلط ہے۔ ہم ایک ایک وجیہ کو نقل کر کے انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک کا جواب باصواب پیش کرتے ہیں۔ **(و ما توفیقی الا باللہ العظیم)**

وجہ نمبرا' یہ لکھتا ہے شیطانی ٹولے کا نمائندہ کہ اس لئے کہ پیر سریف الرحمٰن نے شیطانی خواب کو دلیل بنا کر پہلے پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کو چاند بنایا اور اپنے آپ کو اس کے مقابلہ میں سورج کہا اس کے بعد چاند کو یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی کو سورج کی روشنی میں یعنی سیف الرحمٰن میں جذب ہو جانے اور گم ہونے کا ذکر کیا ہے۔

الجواب: اس کا جواب اولاً" یہ ہے کہ نہ یہ خواب حضرت پیر صاحب کا اپنا ہے نہ تعبیر آپ کی اپنی ہے پھر اس خواب کو دلیل بنانے کی نسبت حضرت پیر صاحب کی طرف کیسے اور کیونکر درست ہے یہ بھی سراسر جھوٹ اور سفید جھوٹ ہے دل کے کالوں کا۔ اور یہ بھی جھوٹ ہے کہ پیر صاحب نے اپنے کو سورج کہا اور اپنے مقابلہ میں شیخ جیلانی علیہ الرحمتہ کو چاند قرار دیا اگر کوئی مائی کا لعل یہ ثابت کر دے کہ پیر صاحب نے بذات خود خواب کو دلیل بنایا ہے یا یہ کہ پیر صاحب نے اپنے آپ کو سورج فرمایا ہے اور غوث پاک کو چاند کہا ہے تو ہم دس ہزار روپے انعام دیں گے۔ جھوٹوں پر خدا کی کروڑ بار لعنت ہو۔

اصل میں یہ تمام تر کاروائی خواب کی ہے بیداری کی نہیں ہے پھر خواب ہی میں

حاصل ہے۔ اور مقام عبدیت کے علاوہ باقی مقامات میں فوقیت حاصل نہیں ہے کیونکہ
علماء و مشائخ کے اقوال میں مفہوم مخالف معتبر ہوتا ہے۔ اگر تشبیہ کی صورت میں مشبہ
کی فضیلت کلیہ مشبہ پر مانی جائے تو پھر امام ابو حنیفہ کے قول ایمانی کا ہمان جبرائیل میں
مساوات کلی لازم آئے گی جو غلط ہے اسی لئے تو امام صاحب نے فرمایا ہے کہ ایمانی کا
ہمان جبرئیل ولا اقول مثل ایمان جبریل الخ۔ یعنی مرا ایمان جبرئیل کے ایمان کی طرح
ہے مگر میں یہ نہیں کہتا کہ میرا ایمان جبرئیل کے ایمان کی مثل ہے کیونکہ مثلیت کلی
مساوات کو چاہتی ہے لیکن تشبیہ بعض اوصاف میں مساوات کا تقاضی کرتی ہے۔ یہ کہنا
درست نہ ہوگا کہ ہدایتہ السالکین کی عبارت میں صرف تشبیہ مذکور نہیں لہٰذا اس کو
تشبیہ کہنا غلط ہے۔ کیونکہ صرف تشبیہ بعض اوقات محذوف ہوتا ہے۔ عبارت میں
جیساکہ اہل علم سے مخفی نہیں ہے۔

جذب و گم ہو جانے کو بھی فضیلت کلی کی دلیل نہیں بنا سکتے کیونکہ یہ صرف حضرت
پیر صاحب کو اوصاف و کمالات کے حاصل ہونے کا اشارہ ہے اور حضور سیدنا غوث
الاعظم کے کمالات کے کسی مابعد کے ولی کے لئے حصول کے استحالہ عقلی یا شرعی پر کوئی
قرآنی نص یا حدیث پاک یا اجماع امت یا قول امام موجود نہیں ہے۔ اس لئے اس
خواب کو بنیاد بنا کر کفر و ضلالتہ کے فتوے عائد کرنا اور فتویٰ فروش کرنا فتویٰ فروش ملاؤں
کا ہی کام ہو سکتا ہے بلکہ حدیث کے مطابق خود کفر و ضلالت میں مبتلا ہونا ہے۔

(۲) وجہ نمبر ۲' میں لکھتا ہے کہ اور ساتھ ہی سیف الرحمٰن کو سفید کرسی پر کرسی نشین بنا
کر پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کو مسجد کیکونے میں ان کے سامنے کھڑے ہو کر اس کے
چہرے کو دیکھنے والا بتایا ہے (ص ۴)

الجواب بعون الملک الوہاب

یہ بھی خواب ہی کی بات ہے جو صحبت نہیں ہو سکتی باقی خواب میں سفید کرسی پر

تعبیر بھی دی جا رہی ہے نہ کہ بیداری میں ہے۔ بے شک خواب شیطانی بھی ہوتے ہیں
مگر ہر خواب شیطانی نہیں ہوتا اور اس خواب کو شیطانی ثابت کرنا شیطانی ٹولہ کا فرض
ہے مگر یاد رہے کہ اس کو شیطانی ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے۔ قرآن کریم کی نصی
قطعی یا کسی حدیث متواتر یا کم از کم حدیث مشہور سے یہ ثابت کریں کہ امت محمدیہ میں
قیامت تک کوئی ایسا ولی نہیں آ سکتا جو حضور سیدنا غوث اعظم سے کلی جزئی طور پر افضل
ہو۔ یا تمام امت کا اجماع قطعی نصی پیش کریں جیساکہ قبل ازیں بحث کر دی گئی ہے۔
جب تک شیطانی ٹولہ ایسے ولی کے آنے یا پیدا ہونے کا استحالہ عقلی یا شرعی پیش کر کے
اس کو ثابت نہیں کرتا تو خواب مذکورہ بالا کو شیطانی خواب قرار دینا ہرگز درست نہیں
ہے اس خواب کو نہ تو آیت قرآنی کے متصادم قرار دے سکتے ہیں نہ کسی حدیث مشہور یا
متواتر بلکہ جز واحد صریح کے مخالف کہہ سکتے ہیں نہ اجماع امت کے خلاف بتا سکتے ہیں۔
نہ اس سے غوث پاک کی توہین ہوتی ہے نہ تحقیر ہوتی ہے مگر بایں ہمہ ہم فضیلت کلی کے
قائل نہیں ہیں بلکہ جزئی کے قائل ہیں اور غوث پاک کو حضرت پیر صاحب کا مقتدی ہی
مانتے ہیں جو حضرت پیر صاحب کا اپنا فرمودہ ہے۔

رہا خواب دیکھنے والوں اور مبصرین کا پیر صاحب کو سورج اور غوث پاک علیہ
الرحمتہ کو چاند قرار دے کر سورج کو چاند میں جذب ہو جانے کا ذکر تو یہ تشبیہ ہے اور
تشبیہ میں مساوات کلی نہیں ہوتی چہ جائے کہ فضیلت کلی ہو۔ ملا علی قاری علیہ الرحمتہ
الباری فرماتے ہیں کہ **المثلیتہ تقتضی المساواۃ فی کل الصفات والتشبیہ فی
البعض** (شرح فقہ اکبر ص ۱۲۳)

یعنی مثلیتہ تمام صفات میں مساوات کا تقاضی کرتی ہے جبکہ تشبیہ بعض صفات میں
مساوات کی مقتضی ہوتی ہے۔ یہاں زیر بحث مسئلہ میں مقام عبدیت کا ذکر ہے وہ بھی
صرف چھ درجات میں فوقیت کی حرامت ہے مطلب یہ ہے کہ مقام عبدیت میں فضیلت

بیٹھنا اور غوث پاک کا آپ کے چہرے کو دیکھنا یہ بھی باکمال ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی باپ جب روحانی بیٹے کو کرسی پر یعنی کسی اعلیٰ مقام پر فائز دیکھتا ہے تو خوش ہو کر اس کے چہرے کو دیکھتا اس میں نہ توہین ہے نہ تحقیر ہے۔ مگر دل کے اندھوں کو سوائے اندھیرے کے کچھ نظر ہی نہیں آتا یہ ان کی قسمت کا قصور ہے۔

(۳) وجہ نمبر۳' میں لکھتا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کو چاند کی صورت میں زمین پر بتا کر سیف الرحمٰن کو آسمان کے درمیان جلوہ افروز ظاہر کیا ہے۔

الجواب یہ بھی خواب کا واقعہ ہے بیداری کا نہیں اور خواب بھی حضرت پیر صاحب کا اپنا نہیں کسی اور کا ہے پھر زمین پر ہونا مطلقاً" مفضولیت کی دلیل نہیں اور آسمانی و زمینی کی فضاء کے درمیان بلندی پر ہونا بھی مطلقاً" افضل ہونے کی دلیل نہیں ہے نہ ہر حسی بلندی پر ہونے والے کا اپنے غیرے افضل ہونا ضروری ہے اور نہ ہر حسی پستی میں ہونے والے کا اپنے غیرے مفضول ہونا ضروری ہے بعض حسی بلندی پر ہونے والے مفضول بھی ہو سکتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر ہونے باوجود حضور علیہ السلام سے افضل نہیں بلکہ مفضول ہیں اور بعض بھی پستی میں رہنے والے افضل ہوتے ہیں جیسے حضور علیہ السلام بظاہر تو حسی پستی میں ہیں مگر باوجود اس کے معنوی بلندی پر فائز ہیں جبکہ یہاں تو حسی بلندی پر ہونے کا حضرت پیر صاحب نے دعویٰ بھی نہیں کیا۔

وجہ نمبر۴' میں شیطانی بچہ جمہورا لکھتا ہے کہ "اور پیر سیف الرحمٰن میں جذب ہونے سے مراد و تعبیر بتائی ہے کہ پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کے تمام و سب کمالات و معارف موجودہ زمانے کے سورج یعنی پیر سیف الرحمٰن کو ملے ہیں۔"

الجواب: یہ بھی خواب ہے اور خواب ہی میں دی ہوئی تعبیر ہے' نہ بیداری کا واقعہ ہے نہ بیداری میں یہ تعبیر کسی نے دی ہے مگر ہم پہلے بھی بتا چکے ہیں کہ امت محمدیہ میں

غوث پاک کے بعد کوئی ولی آپ سے افضل پیدا نہ ہو سکنا نہ عقلاً" محال ہے نہ شرعاً"۔ جب تک اس امر کا استحالہ عقلی یا شرعی ثابت نہ کر دیا جائے تب تک شیطانی ٹولے کے فرد کامل و اکمل کا اعتراض بے جا اور مبنی بر جہالت ہے۔

وجہ نمبر۵' میں لکھتا ہے کہ "اور پھر شیخ عبدالقادر جیلانی کو اپنے وقت کا صرف مجدد کہہ کر پیر سیف الرحمٰن کو عصر حاضر کا مجدد اعظم اور رسول اللہ کا نائب بتایا ہے۔"

الجواب: یہ بات بھی خواب میں دی ہوئی تعبیر کا حصہ ہے نہ کہ بیداری کا پھر مجدد اعظم قید احترازی نہیں بلکہ قید اتفاقی ہے۔ ہرگز یہ مطلب نہیں کہ غوث پاک مجدد اعظم نہ تھے صرف مجدد تھے۔ اور پیر صاحب مجدد اعظم بھی ہیں (العیاذ باللہ تعالیٰ منہ) قرآن کریم میں کپڑوں کے متعلق فرمایا گیا ہے **و تقیکم الحر** یعنی کپڑے تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں کیا یہاں یہ مقصد ہے کہ سردی سے نہیں بچاتے ہرگز ایسا نہیں یہاں حر کی قید جس طرح احترازی نہیں بلکہ صرف اتفاقی ہے یونہی یہاں بھی اعظم کی قید اتفاقی ہے احترازی نہیں ہے۔ مگر شیطانی ٹولہ ایک ولی کامل و مکمل کی عداوت میں اتنا آگے نکل گیا ہے کہ اس کو ہر بات میں اعتراض ہی نظر آتا ہے۔

وجہ نمبر۶' میں لکھتا ہے کہ "اس کے بعد پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کو صرف مقام عبدیت سے مشرف کہہ کر پیر سیف الرحمن کو ۶ مقامات عبدیت سے بھی فوق بتایا ہے۔"

الجواب: یہ صرف کلمہ حصرا شیطانی ٹولہ کی اپنی اختراع ہے۔ باقی مقام عبدیت میں چھ درجے فوقیت پر کسی امتی ولی کا فائز ہونا جناب غوث پاک سے اس کا استحالہ عقلی یا شرعی جب تک شیطانی ٹولہ قرآنی آیت یا حدیث یا اجماع امت یا قول امام مذہب سے ثابت نہ کرے اس کا یہ اعتراض بھی باطل و مردود ہے۔

وجہ نمبر۷' میں لکھتا ہے کہ "ان تمام خرافات کے بعد آخر میں نتیجہ کے طور پر

لکھا ہے کہ پیر سیف الرحمٰن کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق ہے۔"

الجواب: یہ فوقیت جزئی فضیلت پر محمول ہے نہ کہ کلی پر حالانکہ نہ کلی کا استحالہ عقلی یا شرعی ثابت ہے نہ جزئی کا جس کے استحالہ مذکورہ پر قیامت تک کتاب و سنت سے کوئی دلیل پیش نہیں کی جاسکتی۔

وجہ نمبر۸' میں شیطانی ٹولہ کا نمائندہ لکھتا ہے کہ "ان خرافات اور شیطانی وساوس پر ص ۳۲۴ میں سیف الرحمٰن کے خوش ہو کر تبسم کرنے کا ذکر بھی ہے۔"

الجواب: یہ خوش ہو کر تبسم بھی خواب کی بات ہے بیداری کی نہیں چنانچہ اسی صفحہ میں خواب کا ذکر ہے اور خواب ہی میں تبسم کا ذکر ہے اور خواب میں تعبیر سن کر تبسم کرنے کو بیداری میں خوش ہونے کی دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔

وجہ نمبر۹' میں لکھتا ہے کہ "ان تمام شیطانی وساوس اور خرافات پر سیف الرحمٰن نے عالم بیداری و لجالت سلامتی عقل و حواس فخریہ طور پر **الحمدللہ علی ذالک و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء** لکھ کر علماء کی گرفت سے فرار اور قادری فقیروں کے غیظ و غضب سے نجات کے تمام راستے اپنے اوپر بند کردیئے ہیں۔"

الجواب: یہ جو کچھ لکھا گیا ہے حضرت پیر صاحب کے خلیفہ مولوی ضیاء اللہ نے لکھا ہے۔ کتاب کی ابتداء میں لکھا ہوا ہے کہ از افادات حضرت قیوم زمان الخ اور از افادات سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر بات حضرت صاحب کی ہو اس میں مولف کے بعض جملے اپنے بھی آسکتے ہیں۔ بہرحال اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ ہر بات حضرت صاحب کی کم از کم مصدقہ ضرور ہے لہٰذا یہ خوابیں اور ان کی تعبیرات جو دی گئی ہیں یہ بھی پیر صاحب کی مصدقہ ہیں تو بھی کچھ نہیں بگڑتا کیونکہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ وہ امور اور وہ باتیں جن کو مخالف غیر نے کفریہ قرار دیا ہے مثلاً امامت انبیاء کا مسئلہ یا چھ درجے مقام عبدیت میں فوقیت کا نظریہ یا انبیاء کی صف میں قیامت کے دن کھڑا کئے جانے کی بات یا

امتی ولی ہے امت کی بخشش کی کوشش کرنے کی بات ایسی ہی دوسری باتیں تو ان میں سے کوئی ایک بھی کفریہ یا کفر نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی بات بھی قرآن کریم کی کسی آیت قطعی الدلالۃ یا حدیث مشہور یا متواتر قطعی الدلالۃ سے متصادم نہیں ہے اور کسی بات کو کفر اس وقت تک قرار نہیں دے سکتے جب تک وہ قطعی الدلالۃ آیت یا متواتر حدیث قطعی الدلالۃ یا مشہور حدیث قطعی الدلالۃ کے خلاف نہ ہو۔ جیسا کہ علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ شامی میں لکھا ہے کہ:

لا بد منها من تقيد الكتاب بان لا يكون قطعي الدلالة و تقيد السنة بان تكون مشهورة اور متواترة غير قطعية الدلالة ولا ضحالفته المتواتر من كتاب الله او سنة رسوله اذا كان قطعي الدلالة كفر كذافي العلوم

یعنی یہاں ضروری ہے کہ کتاب کو اس قید سے مقید کیا جائے کہ وہ کتاب اللہ کی دلیل قطعی الدلالۃ نہ ہو اور سنۃ کو مقید کیا جائے اس قید سے کہ وہ سنۃ مشہورہ یا متواتر تو ہو مگر وہ قطعی الدلالۃ نہ ہو و گرنہ کتاب اللہ یا سنۃ رسول کی مخالفت جب وہ قطعی الدلالۃ ہو تو کفر ہے۔ اس عبارت سے بالکل واضح ہے کہ کتاب و سنت کے جو دلائل متواتر یا مشہور تو ہوں مگر قطعی الدلالۃ نہ ہوں تو ان کی مخالفت سے کفر لازم نہیں آتا۔ اب یہاں بتایا جائے کہ کس آیت قرآنی قطعی الدلالۃ یا کس حدیث مشہور یا متواتر قطعی الدلالۃ سے ثابت ہے کہ حضور سیدنا غوث پاک کے بعد امت محمدیہ میں کوئی ایسا ولی پیدا نہ ہوگا جو کلی طور پر یا جزئی طور پر افضل ہو۔ اور ایسا ہی مذکورہ بالا صفت قطعی الدلالۃ سے متصف کون سی آیت یا حدیث مشہور یا متواتر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ نظریہ رکھنا کہ نبی یا نبی الانبیاء کا اپنے کسی عالم باعمل امتی کے پیچھے نماز پڑھنا کفر ہے اور نبی کی توہین ہے۔ اسی طرح کونسی قطعی الدلالۃ آیت یا حدیث مشہور یا متواتر سے ثابت ہے کہ نبی الانبیاء کا اپنے کسی امتی ولی سے امت کی بخشش کی دعا کرنے کا کہنا یہ نظریہ کفر

ہے یونہی وہ امور جن کو مخالف غیر نے کفریہ قرار دیا ہے ہر امر کے لئے مذکورہ صفت قطعی الدلالتہ سے متصف ہو۔ تب کفر ہونا ثابت ہو گا اور ایسی کسی دلیل کا پیش کرنا فرۃ القتاد سے کم نہیں بلکہ ممکن ہی نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ شیطانی ٹولہ قیامت تک ایسی دلیل امور مذکورہ متنازعہ پر پیش نہیں کر سکتا۔

---O---

سوال: یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ مذکورہ متنازعہ امور میں سے کسی کا دعویٰ پیر صاحب نے نہیں کیا۔ مگر پیر صاحب نے اس کتاب کو پڑھا مطالعہ کیا ہے بلکہ تصدیق کی ہے بلکہ بعض اخباری بیانات میں پیر صاحب نے اقرار کیا ہے کہ یہ کتاب ہدایتہ السالکین میری کتاب ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مزکورہ بالا امور کی پیر صاحب نے تردید نہ کر کے ان پر اپنی رضا کی مہر ثبت کر دی ہے اور سب علماء جانتے ہیں کہ رضا بالکفر بھی کفر ہے اور راضی بالکفر کافر ہوتا ہے۔ جیسا کہ یہ قاعدہ کتب فقہ اور کتب کلامیہ میں مصرح ہے۔ اس طرح پیر صاحب کا کفر ثابت ہوتا ہے۔

الجواب: ہم مانتے ہیں کہ ہدایتہ السالکین حضرت صاحب کی کم از کم مصدقہ ہے ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ حضرت صاحب نے امور مذکورہ متنازعہ میں سے کسی کی تردید بھی نہیں کی ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ رضا بالکفر کفر ہے کا قاعدہ مسلمہ و مصدقہ ہے۔ اور درست ہے نا قابل انکار ہے۔ مگر ہم یہ نہیں مانتے اور ہر گز نہیں مانتے کہ امور مذکورہ بالا متنازعہ میں سے کوئی ایک امر بھی کفر ہے کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ کوئی ایک امر بھی ان امور متنازلہ میں سے کسی آیت قرآنی یا حدیث مشہور یا متواتر قطعی الدلالتہ کے متصادم اور مخالف نہیں ہے جیسا کہ تفصیلاً "اوپر مذکور ہو چکا ہے۔

جب یہ صورت حال ہے تو پھر ثابت ہو گیا کہ امور مزکورہ میں سے کوئی امر کفر نہیں جب کوئی امر کفر ہی نہیں تو رضا بالکفر ہے کہ قاعدہ کا یہاں استعمال ہی بے جا اور بے

محل ہے اور حزب الشیطان کی سینہ زوری ہے یہ تو بذات خود کفر ہے اور یہ حزب الشیطان خود کافر قرار پاتا ہے ان احادیث کی روشنی میں جن سے کسی غیر کافر کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک ہے کہ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکفر الرجل اخاہ فقد باء بھا احدھما (الحدیث)

من قال لا فیہ کافر فقد باء بھا (رواہ الترمذی)

یعنی کسی مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے جبکہ اس میں کفر کی بات نہ ہو۔

حزب الشیطان کا نمائندہ پیرارچی یا جادوگر افغانی نامی کتابچہ میں صفحہ ۵ پر لکھتا ہے کہ مذکورہ بالا عبارات (یعنی وجوہات) اور اس کے سیاق و سباق اور انداز بیان کو دیکھنے کے بعد کوئی متقی اور سنجیدہ انسان فضیلت جزئی و کلی کی توجیہ یا خواب کا واقعہ کہہ کر جان چھڑانے کی جسارت نہیں کر سکتا۔

الجواب: جب ہم نے قبل ازیں متنیلاً" ان وجوہات تسعہ کی بنیاد ہی اکھاڑ پھینکی ہے اور بنیاد کو ہی ہلا کے رکھ دیا ہے تو اس کے بعد مذکورہ عبارت کی حقیقت ہی کیا رہ جاتی ہے۔ ہم نے بفضلہ تعالیٰ اس ٹولہ شیطانی کے غرور کو خاک میں ملا کر رکھ دیا ہے۔ اب انشاء اللہ جواب الجواب کا حوصلہ نہیں کر سکیں گے۔ ہمارے اس ضربات رحمانی بر ٹولہ شیطانی نامی رسالہ کو پڑھنے کے بعد ضرب الشیطان کے گھروں میں صف ماتم بچھ جائے گی اور قلم تھامنا بھی مشکل ہو جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

ص ۵' پر نمائندہ حزب الشیطان لکھتا ہے کہ مسئلہ عمامہ کو اجتہادی کہہ کر شیطانی ٹولہ نے اسی پمفلٹ میں سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے حالانکہ

عمامہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت لباس اور سنت زوائد میں سے ہونا تمام اہل اسلام کے نزدیک متفقہ اور غیر متنازعہ بلکہ اجماعی مسئلہ ہے۔ جن کا منکر ہو کر سیف الرحمٰن زندیق و کافر ابدی ہو چکا ہے۔

الجواب: اس عبارت میں کسی پمفلٹ کا ذکر ہے نہ معلوم وہ کونسا ہے مگر معلوم ہوتا ہے حزب الشیطان کا نمائندہ اس پمفلٹ کے مولف سے خوف زدہ ہے کہ پورے کتابچہ میں کہیں بھی اس پمفلٹ کا اور اس کے مولف کا نام نہیں لکھا۔ اس عبارت میں تین باتیں کہی گئی ہیں:

(۱) یہ کہ عمامہ کے مسئلہ کو اجتہادی کہہ کر دھوکہ دیا ہے۔

(۲) عمامہ کا سنت لباس سنت زوائد میں سے ہونا تمام اہل اسلام کے نزدیک متفقہ اور غیر متنازعہ بلکہ اجماعی مسئلہ ہے۔

(۳) پیر سیف الرحمٰن اس کا منکر ہو کر زندیق اور کافر ہو چکا ہے اور کافر بھی ابدی ہو چکا ہے۔ (العیاذ باللہ تعالی من ذالک الخرافات والکفریات)

الجواب: اگر عمامہ کا مسئلہ اجتہادی نہیں تو پھر منصوص ہو گا اگر اس کا سنت لباس اور سنت زوائد میں سے ہونا منصوص غیر اجتہادی ہے تو پھر قرآن یا حدیث کی نص پیش کرنا ضروری تھی جو حزب الشیطان کے نمائندہ نے پیش نہیں کی اب بھی اگر ہمت ہے تو وہ نص قرآنی یا نص حدیثی پیش کر دیں مگر قیامت تک انشاء اللہ وہ اپنی اس ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکیں گے۔ ہمارے اس چیلنج کو قبول کر کے دیکھ لیں۔ اور یہ کہنا کہ عمامہ کا سنت لباس، سنت زوائد میں سے ہونا تمام اہل اسلام کے نزدیک متفقہ اور غیر متنازعہ بلکہ اجماعی مسئلہ ہے۔ تو یہ دیوانے کی بڑھ سے کم نہیں۔ کسی نے کسی کتاب میں لکھا ہے کہ یہ متفقہ اور غیر متنازعہ اور اجماعی ہے کسی کتاب کا حوالہ دیا ہوتا بغیر حوالے کے آپ کی بے تکی بے دلیل بڑھ کو کون مانتا ہے۔ بغیر دلیل بھی کوئی دعویٰ مسموع ہوتا

ہے ہرگز نہیں۔ ملاں جی لکھنے سے پہلے سوچ لیتے تو اچھا ہوتا ذلت نہ اٹھانی پڑتی۔ اور کسی کتاب میں لکھا ہے کہ عمامہ کا سنت لباس اور سنت زوائد ہونا تمام اہل اسلام کا اجماعی ہے۔ اس پر بھی کوئی متعمد و مستند حوالہ دیا ہوتا محض بڑھکیں مار کر مسائل ثابت کرنا اہل علم کا کام نہیں۔ نہ محض بڑھکوں سے مسائل حل ہوتے ہیں۔ ہم نے سیل الحسام الھندی میں مواہب الدنیہ اور اجمع الوسائل فی شرح الشمائل سے دو صریح حوالے سنت موکدہ محفوظ ہونے کے پیش کئے تھے جن کا کوئی جواب کہیں بھی نہیں دیا گیا۔

پھر ملاحظہ ہو مواہب الدنیہ ص ۱۰۱ میں لکھتے ہیں کہ **و اشار بذالک الی انہ سنتہ موکدۃ محفوظتہ لم یترکھا الصلحاء** اور ص ۹۹ میں لکھتے ہیں کہ **والعمامتہ سنتہ لا سیما للصلاۃ و بقصد التجمل لاخبار کثیرہ فیھا**

یعنی اشارہ فرمایا ہے کہ عمامہ سنت موکدہ محفوظ ہے جس کو صلحاء امت نے ترک نہیں فرمایا خصوصاً" نماز کے لئے عمامہ سنت ہے اور زینت کی نیت سے بھی سنت ہے کیونکہ کثرت سے احادیث اس کے متعلق وارد ہیں۔

اور جمع الوسائل کے حاشیہ میں امام عبد الرؤف مناوی مصری متوفی ۱۰۰۳ھ شرح میں لکھتے ہیں کہ یعنی **انہ سنتہ موکتہ محفوظتہ لم یرض الصلحاء ترکھا** (جمع الوسائل ص ۲۰۶) یعنی عمامہ سنتہ موکدہ محفوظ ہے جس کے ترک کو صلحاء کرام نے پسند نہیں کیا۔

اگر عمامہ کا صرف لباسی سنت اور سنت زوائدہ ہونا متفقہ غیر متنازعہ اور تمام اہل اسلام کا اجماعی ہے تو پھر علامہ بے جوری اور علامہ عبد الرؤف مناوی کے متعلق کیا خیال ہے کہ یہ اہل اسلام سے خارج ہیں ان کی یہ منقولہ عبارات غیر متفقہ اور متنازعہ اور غیر اجماعی ہونے کی دلیل نہیں ہیں یقیناً ہیں پھر اگر بقول حزب الشیطان کے نمائندہ کے یہ اجماعی ہے تو اجماع اگر نصی ہے تو اس کا منکر کافر ہے اگر اجماع سکوتی ہے تو اس کا منکر گمراہ ہے ایسی صورت میں علامہ بے جوری اور علامہ مناوی مصری کا کافر یا گمراہ ہونا لازم آتا

ہے جو بات حضرت پیر صاحب مدظلہ العالی نے فرمائی ہے وہی بات ان بزرگوں نے فرمائی ہے۔ اگر بقول حزب الشیطان کے نمائندہ کے وجہ مذکورہ کی بنا پر حضرت پیر صاحب کافر ابدی ہو چکے ہیں تو علامہ بے جوری اور علامہ مناوی مصری بھی کافر ابدی اور زندیق قرار پائیں گے۔

کیونکہ حزب الشیطان کے نمائندہ کے مزعومہ تمام اہل اسلام کے متفق غیر متنازعہ اور اجماعی مسئلہ کے حضرات بھی مخالف ٹھہریں گے۔ کافر ابدی ہونے کی علت اجماع کے خلاف قول کرنا ہے اور یہ علت ان بزرگوں کے حق میں بھی متحقق ہے۔ **اذا وجد العلتہ وجد المعلول** کے مطابق کفر ابدی کا حکم جو معلول ہے یہاں بھی پایا جائے گا لہٰذا ان کا کفر ابدی اور زندقہ بھی ثابت ہو گا (العیاذ باللہ تعالیٰ عنہ) **فما ھو جوابکم فھو جوابنا**

تیسری بات نہ کہی گئی کہ پیر سیف الرحمٰن کافر ابدی و زندیق ہو چکا ہے۔

الجواب: جب ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ عمامہ کا مسئلہ منصوصی نہیں اور یہ کہ متفقہ بھی نہیں غیر متنازعہ بھی نہیں اور اجماعی بھی نہیں نہ اس پر اجماع نصی ہے نہ سکوتی ہے پھر کفر ابدی یا زندقہ کی تو جڑیں ہی اکھڑ کر رہ گئی ہیں ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت پیر صاحب نہ کافر ہیں نہ زندیق۔ البتہ ان کو کافر ابدی اور زندیق کہنے والا خود احادیث منقولہ سابقہ کی روشنی میں کافر ابدی اور زندیق ہو چکا ہے۔

صفحہ ۵' پر ہی لکھتا ہے کہ لیکن عمامہ کا وجوب ثابت کرنے کے لئے اس کو دیگر مسائل اجتہادیہ کی طرح مجتہدین کے مابین متنازعہ بتا کر مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں اگر ایمان ہے تو اہل اسلام میں کسی ایک مجتہد کا اختلاف یا قول عمامہ کے واجب ہونے کے متعلق پیش کر کے اس کا اجتہادی مسئلہ ہونے کا ثبوت دیں۔

الجواب: اولاً گزارش ہے کہ نہ وجوب عمامہ ہمارا موقف ہے نہ پیر صاحب کا موقف ہے۔ ہدایتہ السالکین میں یا کسی دوسرے رسالہ میں جہاں وجوب کا ذکر ہے تو علی سبیل

الترقی ہے یعنی اگر عمامہ کا وجوب ثابت کرنا چاہیں تو اس کو بھی دلائل قرآنیہ اور حدیثیہ سے ثابت کر سکتے ہیں مگر موقف سنتہ موکدہ ہونا ہے جس پر دو حوالے سل الحسام الھندی میں بھی اور ابھی سابقہ صفحات میں بھی مواہب الدنیہ اور جمع الوسائل کے حاشیہ سے نقل کئے جا چکے ہیں نیز وجوب کے لئے ضروری نہیں کہ وہ مسائل اجتہادیہ کی طرح ہی ہو۔ یہ بھی مولف مذکور کی جہالت ہے۔ رہا یہ کہ اجماع کا عدم ثابت کرنے کے لئے کسی مجتہد کا اختلاف ضروری ہے یہ بھی جہالت ہے۔ اہل اسلام میں سے اگر کسی عالم دین کا اختلاف ثابت ہو جائے تو اجماع ختم ہو جاتا ہے۔

کسی مجتہد کا قول پیش کرنا ضروری نہیں جبکہ ہم نے دو عدد اکابر علامہ بے جوری اور علامہ مناوی مصری کی صریح عبارات بحوالہ پیش کر کے اجماع نہ ہونا ثابت کر دیا ہے۔ مولف مزکورہ کا فرض تھا کہ وہ کسی کتاب سے اس کی اجماع پر صریح نقل پیش کرتے مگر وہ قیامت تک ایسا حوالہ نہیں دے سکیں گے۔ اور یا پھر کسی امام مجتہد یا معتبر شخصیت کا قول نقل کرتے کہ عمامہ کا سنت زوائد ہونا اجماع متفقہ غیر متنازعہ ہے۔ کسی کا اس میں اختلاف نہیں ہے مگر وہ اپنے اس فرض کو نبھانے میں ناکام رہے ہیں۔ الٹا سوال ہم سے کرتے ہیں کہ ایک حوالہ دو۔ ہم نے تو دو حوالے بقید صفحات کتابوں سے نقل کر دیئے ہیں تم صرف ایک حوالہ پیش کرو کسی معتبر کتاب سے کہ عمامہ کا سنت زوائد ہونا اجماعی ہے تمام اہل اسلام کا۔ اگر ایسا ایک حوالہ تم پیش کر دو تو دس ہزار روپیہ نقد انعام لے سکتے ہو۔

"مگر کیا پدی اور کیا پدی کا شوروا"

مجسمہ جہالت ہونے کا ثبوت

صفحہ ۶-۵، پر اپنے مجسمہ جہالت ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے حزب الشیطان کا نمائندہ لا یعقل لکھتا ہے کہ فرقہ سیفیہ کے چیلے لکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ کی اقتداء میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ پڑھنے کا حوالہ دے کر اپنے پیر کی طرح سفید جھوٹ بولا ہے۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ سے قطعاً" اس طرح کی بے ادبی کہیں بھی ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے کسی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امام و مقتدیٰ بننے کا دعویٰ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مقتدی ظاہر کیا ہو۔ ورنہ ملفوظات کی محولہ عبارت کا پیر صاحب کی عبارت سے موازنہ غیرجانبدار علماء سے کرانے کے لئے تیار ہو جائیں۔الخ

الجواب: ہم نے کہیں بھی یہ بات نہیں لکھی کہ اعلیٰ حضرت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امام و مقتدیٰ ہونے کا کبھی دعویٰ کیا ہے۔ مگر یہاں محض الفاظ کا ہیر پھیر اور کمی بیشی نہیں دیکھی جاتی بلکہ دیکھنا تو یہ ہے کہ مقصد کیا ہے۔ ملفوظات کی خواب کی عبارت میں اگرچہ یہ صراحت نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے اور میری اقتداء میں جنازہ کی نماز پڑھی ہے۔ مگر اس خواب کو بیان کرنا اور بیان کر کے یہ کہنا کہ الحمدللہ یہ جنازہ میں نے پڑھایا ہے۔ اس کا مقصد سوائے اس کے اور کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میرے پیچھے پڑھ کر مجھے یہ شرف و سعادت بخشی ہے کہ میں آپ کا نائب و وارث ہوں۔ کیا اعلیٰ حضرت نے کبھی جنازہ کسی کا نہیں پڑھایا تھا اس لئے الحمدللہ کہہ کر خدا کا شکر ادا کیا ہے نہیں بلکہ زندگی میں کتنے ہی جنازے پڑھائے ہوں گے۔ مگر اس جنازہ میں چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شمولیت تھی اور امامت آپ نے کروائی اس شرف و سعادت کے حصول پر الحمدللہ فرمایا تھا۔ ہم اس حزب

الشیطان کے نمائندہ کامل سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ اس جنازہ کے موقعہ پر حضور تشریف فرما تھے یا نہیں اگر نہ تھے تو یہ ملفوظات کی عبارت کے خلاف ہے اگر تھے اور یقیناً تھے کیونکہ اعلیٰ حضرت جھوٹ نہیں بولتے تھے تو پھر سرکار نے اعلیٰ حضرت کے پیچھے جنازہ کیوں نہیں پڑھا نہ پڑھنے کی آخر وجہ کیا ہے۔ کیا اس لئے نہیں پڑھا کہ اس کی اقتداء میں میری نماز نہیں ہو سکتی تو پھر جس کے پیچھے حضور کی نماز نہیں ہو سکتی اس کے پیچھے کسی امتی کی نماز کیونکر ہوتی ہے۔ یہ سمجھا کہ حضور جنازہ کے موقعہ پر تشریف تو لائے تھے مگر الگ تھلگ کھڑے رہے ہیں اس میں تو اعلیٰ حضرت کی توہین کا پہلو نکلتا ہے کہ حضور نے ان کو اس قابل نہیں سمجھا کہ ان کے پیچھے نماز جنازہ پڑھیں ورنہ اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

کسی نے درست کہا ہے کہ بے وقوف دوست سے دانا دشمن اچھا ہے۔

یہ مولف اعلیٰ حضرت کا بے وقوف دوست ہے۔ جو اعلیٰ حضرت کی نااہلی ثابت کر رہا ہے۔ اس لئے ہمیں موازنہ عبارات کرانے کی ضرورت نہیں موازنہ کی ضرورت تب ہوتی جب عبارت میں الفاظ کی کمی و بیشی کو ہم نہ مانتے۔ بات کرو مقصدیت کی، اگر مقصدیت کے اعتبار سے موازنہ کرانا ہے تو ہم تیار ہیں وقت مقرر کریں، تاریخ طے کریں اور غیر جانبدار علماء کا باہم مل کر تقرر کر لیتے ہیں پھر فیصلہ کرا لیتے ہیں۔

ص ۶، پر حزب الشیطان کا گروہ لکھتا ہے کہ پیر سیف الرحمٰن کے چیلے حضرت ابوبکر صدیق اور عبدالرحمٰن بن عوف کی اقتدا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا حوالہ دے کر دھوکہ دیتے ہیں۔ کیونکہ عذر یا شروع نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرحاضری کی بنا پر حضرت ابوبکر صدیق یا عبدالرحمٰن بن عوف یا کسی دوسرے جلیل القدر صحابی کی اقتداء میں آنحضرتؐ کا نماز پڑھنا تو ممکن ہو سکتا ہے لیکن بحالت صحت و حاضری کی سورت میں بطور مقتدی ملاک ابوبکر صدیق یا عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے

حضور اقدس کا نماز پڑھنا قطعاً" کہیں بھی ثابت نہیں ہے جبکہ پیر صاحب کی کتاب میں تمام انبیاء و مرسلین و صحابہ کرام کے عظیم مجمع میں آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم لجالت صحت و موجودگی میں امام الانبیاء سمیت تمام انبیاء و مرسلین کے امام و مقتدیٰ ہونے کو دلیل بنایا ہے نائب رسول ہونے اور ایسا کر کے پیر صاحب کافر و زندیق ہو گیا ہے۔

الجواب: جہاں تک تعلق ہے پیر صاحب کے کافر و زندیق ہونے یا نہ ہونے کا وہ ہم متعدد بار قبل ازیں ثابت کر چکے ہیں۔ یہ امامت کرانے کے جواز کا مسئلہ نہ قطعی الدلالتہ آیت قرآنی کے خلاف ہے نہ قطعی الدلالتہ حدیث مشہور یا متواتر کے متصادم ہے نہ کسی اجماع نص کے منافی ہے۔ اس لئے بقول امام شامی یہ کفر نہیں ہے جیسا کہ شامی کی اور شرح فقہ اکبر کی عبارتیں ہم نقل کر چکے ہیں بلکہ ہم اس حزب الشیطان کے گروہ مولف کا کفر اور خارج از اسلام ہونا ثابت کر چکے ہیں جیسا کہ بادلیل گزر چکا ہے۔

باقی رہا یہ کہنا کہ صدیق اکبر یا عبدالرحمٰن بن عوف کے پیچھے حضور کی اقتداء بامر مجبوری عذر مرض کی وجہ سے تھی یا شروع نماز میں غیر حاضری کی وجہ سے تھی جب کے پیر صاحب بغیر عذر مرض اور آپ کی موجودگی میں امامت کے مدعی ہیں۔ تو اس کا ایک جواب یہ ہے یہ واقعہ خواب کا ہے نہ بیداری کا دوسرا جواب یہ ہے کہ حالت صاحب میں آپ کی موجودگی میں مقتدی مدرک کے طور پر بھی نبی کا امتی کے پیچھے نماز پڑھنے کا کفر ہونا کسی کتاب میں مزکور یا منقول نہیں ہے۔ لجالت صحت آپ کی موجودگی میں مقتدی مدرک کے طور پر کسی امتی کے پیچھے نماز کے جواز کی بات اور ہے اور اس کا کفر ہونا اور ہے۔ چاہے بطور مدرک ہو یا مسبوق یا لاحق تینوں صورتوں میں کسی صورت میں بھی کفر نہیں نہ زندقہ ہے۔ بہر حال مقتدی مدرک کی قید لگا کر مولف مذکور نے کم از کم لاحق اور مسبوق کے طور پر نبی کی اقتداء امتی کے ساتھ کا جواز اور کفر نہ ہونا تسلیم کر لیا ہے۔ نیز یہ کہ اس حزب الشیطان کے کے گروہ نے جو یہ کہا ہے کہ عذر مرض کی وجہ سے

اقتداء امتی کے ساتھ نبی کی جائز ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ایسی ہی اقتداء کو صدیق اکبر کی خلافت کی دلیل بنایا گیا ہے۔ اہل سنت کی طرف سے لیکن اگر شیعہ حضرات یہ کہیں کہ بامر مجبوری حضور نے ابوبکر کی اقتداء کا حکم دیا ہے لجالت صحت نہیں یا مقتدی مدرک کے طور پر حضور نے ابوبکر کی اقتداء نہیں کی لہٰذا اس کو خلافت کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا۔ اگر یہ نبی کی طرف سے ابوبکر صدیق کی خلافت کی دلیل ہوتی تو کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم لجالتہ صحت شروع نماز سے ابوبکر صدیق کی اقتداء فرماتے مگر ایسا نہیں کیا تو یہ خلافت کی دلیل نہیں ہے تو پھر جناب کا جواب کیا ہو گا۔

تم نے لجالتہ صحت یا مقتدی مدرک کے طور پر کسی امتی کی اقتداء کو کفر قرار دیا ہے جبکہ اس کے کفر ہونے پر نہ کوئی آیت پیش کی ہے نہ کوئی حدیث لائے ہو نہ کوئی اجماع پیش کیا ہے نہ قول امام مذہب پیش کر سکے ہو۔ جاہلوں بے وقوفوں کی طرح صرف کفر کفر کی رٹ لگائی ہے اور ایسا کر کے خود کافر اشد بن گئے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ابوبکر لوگوں کے امام بھی تھے۔ حدیث ترمذی ص ۳۷ میں ہے کہ:

والناس یاتمون بابی بکر و ابوبکر یاتمہم باالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی لوگوں کی اقتداء حضور کی موجودگی میں ابوبکر کے ساتھ تھی اور ابوبکر کی اقتداء حضور کے ساتھ تھی اسی صفحہ ۳۷ میں صحیح روایات میں ہے کہ **ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی خلف ابی بکر۔**

ان روایات میں مقتدی مدرک کی قید نہیں ہے۔ خواہ مدرک ہو یا مسبوق و لاحق ہر صورت میں پیش نماز کو امام کہتے ہیں اور پیش نماز کی اقتداء جیسے مدرک کرتا ہے مسبوق اور لاحق بھی اقتداء ہی کرتا ہے۔ اقتداء عام ہے سب کو شامل ہے جواز بھی ثابت ہے خواہ فی الجملہ ہی کیوں نہ ہو۔ بہر حال کفر کسی بھی دلیل سے ثابت نہیں ہے نہ حزب الشیطان کا گروہ ثابت کر سکا ہے۔ اور قیامت تک کفر ہونا ثابت نہ کر سکے گا۔

عقل کے اندھے کی فریاد

ص ۷، پر شیطانی ٹولے کا شیطان وکیل لکھتا ہے کہ یہ کہنا کہ نبی کا کسی امتی عالم کے پیچھے نماز پڑھنا گستاخی نہیں اور اس کے گستاخی ہونے پر اور کفر ہونے پر کوئی نص قطعی موجود نہیں ہے۔ یہ محض جہل اور کفر کو اسلام ثابت کرنے کی ناکام کوشش ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت و موجودگی کی صورت میں کسی صحابی و امتی کا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے پیش امام و مقتدیٰ ہونے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے مقتدی فی الصلاۃ و تابع ہونے کے عدم جواز پر صحابہ کرام کا سکوتی اجماع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے جب عارض امام (صدیق اکبر کو مصلیٰ نہ چھوڑنے کا اشارہ فرمایا تو صدیق اکبر نے جوابا" وادبا" کہہ دیا۔

ما کان لا بن ابی قحافتہ ان یصلی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(بخاری جلد ا، ص ۹۴)

الجواب: شیطان کا لعنتی بیٹا اور حزب الشیطان کا چیلا اس بات پر ڈٹ گیا ہے کہ نبی کا امتی عالم کے پیچھے نماز پڑھنے کا نظریہ کفر اور گستاخی ہے اور دلیل یہ دی ہے کہ حضور کی صحت و موجودگی کی صورت میں کسی صحابی و امتی کا حضور علیہ السلام کا پیش امام و مقتدیٰ ہونے اور حضور اس کے مقتدی فی الصلاۃ و تابع ہونے کے عدم جواز پر صحابہ کرام کا

سکوتی اجماع ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ حضور کے اشارہ کے باوجود صدیق نے عرض کی کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو مناسب نہیں کہ حضور کے آگے نماز پڑھے۔

قارئین کرام! غور فرمائیں یہ دجال کذاب کس قدر عیاری و مکاری سے کام چلانے کی کوشش کر رہا ہے اور عوام الناس کو دھوکہ دے رہا ہے اور دجل و فریب سے اسلام کو کفر ثابت کرنے کی ناکام جسارت میں لگا ہوا ہے۔

اولا" اس لئے کہ ایک ہے کسی وقت کسی موقعہ پر کسی امتی کی اقتداء میں نبی کا نماز پڑھ لینا اور ایک ہے امتی عالم کا مستقل طور پر نبی کا امام و مقتدیٰ ہونا مقتدیٰ فی الصلاۃ اور تابع فی الصلاۃ ہونا دونوں باتوں میں بڑا فرق ہے۔ زیر بحث پہلی بات ہے اور یہ دجال و کذاب عوام الناس کو دھوکہ دے کر پیر صاحب کے خلاف پروپیگنڈا کے لئے اور نفرت پھیلانے کے لئے دوسری بات کا سہارا لے رہا ہے حالانکہ پیر صاحب اس کے جواز کے ہرگز قائل نہیں ہیں۔ پیر صاحب کی کسی بھی تحریر سے یہ دجال نہیں دکھا سکتا کہ آپ نے لکھا ہو کہ امتی عالم نبی کا مستقل طور پر امام و مقتدیٰ ہو سکتا ہے اور نبی امتی کا مقتدی و تابع فی الصلاۃ مستقلا" ہو سکتا ہے اگر ایسی عبارت آپ کی کسی تحریر سے یا آپ کے کسی خلیفہ کی تحریر سے دیکھا دیں تو دس ہزار روپے انعام نقد لے سکتے ہیں۔

ثانیا" یہ کہ مولف مذکور نے عدم جواز کی بات کی ہے کفر ہونے پر کوئی دلیل پیش نہیں کی اجماع سکوتی سے عدم جواز ثابت کیا ہے جو صورت ثانیہ سے متعلق ہے صورت اولیٰ سے نہیں کیونکہ عارضی امام تو خود مولف نے بھی مان لیا ہے کیونکہ خود لکھتا ہے کہ جب عارضی امام (صدیق اکبر) کو حضور نے مصلیٰ نہ چھوڑنے کا اشارہ فرمایا۔ الخ

اس جملے میں مولف سے عارضی اقتداء کے جواز کو مان لیا ہے۔ ایک طرف کفر کہہ کر اجماع سکوتی پیش کرتا ہے دلیل میں دوسری طرف عم جواز امامت پر اجماع سکوتی کو دلیل بناتا ہے۔ حالانکہ اجماع سکوتی سے کفر ثابت نہیں ہوتا یعنی اجماع سکوتی سے

ثابت شدہ مسئلہ کا انکار کفر نہیں ہے۔ چنانچہ اصول الشاشی میں ص ۷۸-۷۹ میں لکھا ہے کہ **ثم الاجماع علی اربعۃ اقسام اجماع الصحابۃ رضی اللہ عنہم علی حکم الحادثۃ نصا ثم اجماع نص البعض و سکوت الباقین عن الرد الخ**

اور پھر حاشیہ نمبر۲ اور تین میں لکھا ہے کہ قسم اول کا انکار کفر ہے اور قسم ثانی یعنی سکوتی کا انکار کفر نہیں ہے۔ اور نور الانوار ص ۲۲۲-۲۲۳ میں لکھتے ہیں کہ **ثم الذی نص البعض و سکت الباقون من الصحابۃ و ھو المسمی بالاجماع السکوتی و لا یکفر و جاحدہ و ان کان من الدلالۃ القطعیۃ۔**

یعنی اجماع سکوتی وہ ہے کہ بعض صحابہ کرام نصاً" بیان کریں اور دوسرے صحابہ خاموش رہیں اور حسامی کی شرح نامی جلد ثانی نمبر۷' میں لکھتے ہیں کہ **ولنا لا یکفر جاحدہ** یعنی چونکہ سکوت دلالۃ کرنے میں تقریر حکم پر نص سے کم درجہ رکھتا ہے اسی لئے اس کا منکر کافر نہیں ہے بلکہ نامی میں اجماع سکوتی کے متعلق تو چار قول نقل کئے گئے ہیں ایک یہ کہ یہ صحبت بھی ہے اور اجماع صحیح بھی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ اجماع ہی نہیں ہے اور صحبت بھی نہیں تیسرا قول یہ ہے کہ اجماع تو نہیں مگر صحبت ہے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ اگر یہ مجتہد کا فتویٰ ہے تو اجماع ہے اگر حاکم کا حکم ہے تو پھر اجماع نہیں۔ بہر حال ہم اس کو اجماع اور صحبت مانتے ہیں۔ مگر یہ نہیں مانتے کہ اس سے ثابت شدہ حکم کا منکر کافر ہے۔ اس جاہل غیر کو اجماع سکوتی کا نام تو یاد ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ اس کا حکم کیا ہے۔

ثالثاً" یہ کہ بحوالہ بخاری خود حزب الشیطان کا گروہ مان چکا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹو مگر صدیق یہ کہہ کر پیچھے ہٹ گئے کہ ابو قحافہ کے بیٹے کے لئے مناسب نہیں کہ حضور کے آگے نماز پڑھے۔ جناب صدیق کے قول کو عدم جواز کی دلیل بناتا ہے حالانکہ اس میں عدم جواز پر دلالۃ کرنے والا کوئی لفظ موجود نہیں ہے۔ وہ تو ادب و احترام کے پیش نظر ہٹ جاتے ہیں نہ اس وجہ سے

کہ نماز جائز نہیں ہے۔ حدیث کے الفاظ میں عدم جواز پر دلالۃ نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اگر آگے ہونا بے ادبی اور گستاخی کی وجہ سے کفر ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہٹنے کا اشارہ نہ فرماتے۔ کیا نہ ہٹنے کا اشارہ فرما کر حضور نے صدیق اکبر کو کفر پر قائم رہنے کا اشارہ دیا ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اگر عدم جواز ہوتا تو بھی حضور نہ ہٹنے کا اشارہ ہرگز نہ فرماتے۔ قول صدیق کو عدم جواز کی دلیل بناتے ہیں اور اشارہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر انداز کر رہے ہیں کیا یہی محبت رسول کا تقاضا ہے۔

پھر اجماع سکوتی کی تعریف میں یہ بھی ہے کہ بعض صحابہ کرام نے نص فرمائی ہو کہ اس پر ہمارا اجماع ہے اور دوسرے خاموش رہے ہوں اب یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ اس مسئلہ میں بعض صحابہ کرام نے یہ فرمایا ہے کہ ہمارا اس پر اجماع ہے کہ نبی کسی امتی کی اقتداء نماز میں کرے تو نماز جائز نہیں ہے یا جواز کا قول کفر ہے مگر ایسا قول اور ایسی نص بعض صحابہ کی حزب الشیطان کے بس کی بات نہیں ہے لہٰذا اجماع سکوتی کی بات کوئی وزن نہیں رکھتی۔

بخاری شریف کی حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے اس سے قبل بخاری کے ص ۹۴ میں ہی باب کے عنوان میں ہے **فجاء الاول فتاخر الاول اولم یتاخر جازت صلاتہ** 'یعنی امام اول کے آنے پر امام ثانی یعنی نائب پیچھے ہٹے یا نہ ہٹے۔ دونوں صورتوں میں نما[ز] جائز ہے۔ اور اس ص ۹۴ کے حاشیہ نمبر۶' میں **ان کما انت** کے متعلق گفتگو کر[تے] ہوئے لکھتے ہیں کہ اے **الذی انت علیہ و ھو الامامۃ** یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امامت کو لازم رکھو یعنی امامت کراتے رہو۔ اگر نماز جائز نہ ہوتی تو حضو[ر] کیونکر فرماتے کہ امامت پر قائم رہو۔

اور عینی شرح بخاری میں ص ۲۱۰ میں اسی حدیث سے یہ مسئلہ بھی ثابت کیا گیا۔

کہ **الثالث قيل فيه جواز الصلاة الواحدة با مامين احدهما بعد الاخر و انه اذا حضر بعد ان دخل نائبه فی الصلاة يخير بين ان ياتم به او يوم هود يصير النائب ماموما من غير ان يقطع الصلاة** الخ

یعنی اس حدیث بخاری سے یہ بھی ثابت ہے کہ ایک نماز کو دو امام یکے بعد دیگرے پڑھائیں بانٹ کر اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب نائب نماز شروع کر دے پڑھانی پھر جب دوران نماز اصل امام آجائے تو اصل امام کو اختیار ہے کہ وہ نائب کے ساتھ اقتداء کر لے یا خود نماز پڑھائے (اور نائب پیچھے ہٹ جائے) اور مقتدی بن جائے نماز کو توڑے بغیر۔

ان عبارات سے بھی ہمارے موقف کی تائید ہو رہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں تشریف لائے ہیں اگر وہ ابو بکر صدیق کی اقتداء میں ہی نماز پڑھتے تو بھی آپ کو اختیار تھا اسی لئے تو آپ نے **ان مکث مکانک** یا **ان کما انت** فرمایا تھا پھر عنوان باب کی حدیث میں ہے کہ پیچھے ہٹے یا نہ ہٹے ہر دو حال میں نماز جائز ہے۔ یعنی شرح بخاری میں اور بخاری کے حاشیہ میں ہے **الزم الذی انت عليه و هو الامامته** یعنی پیچھے نہ ہٹو بلکہ امامت کراتے رہو۔ پھر خود بخاری میں ص ۹۴ میں یہ بھی موجود ہے کہ لوگوں کی اقتداء ابو بکر کے ساتھ تھی اور ابو بکر کی حضور علیہ السلام کے ساتھ۔ حضور کی موجودگی میں لوگ یعنی صحابہ کرام ابو بکر کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے اور بخاری کی شرح عینی کی عبارت **و لا يجوز التقدم بين يدى النبی صلی اللہ عليه وسلم** کا جواب یہ ہے کہ نبی کی اجازت کے بغیر نبی سے نماز میں متقدم جائز نہیں لیکن اجازت رسول کے بعد جواز میں کوئی شک نہیں اور خواب میں حضرت پیر صاحب نے جو امامت کرائی ہے وہ از خود نہیں بلکہ امام الانبیاء علیہم السلام نے خود آپ کو آگے کھڑا کیا ہے۔

بہرحال اس ساری بحث سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ حزب الشیطان کا چیلا نہ کفر ہونا

ثابت کر سکا ہے اور نہ نماز کا عدم جواز اجازت رسول کے بعد ثابت کر سکا ہے۔

ص ۷ ہی میں لکھتا ہے کہ آغاز صلاۃ میں رسول اللہ علیہ وسلم کی بیماری و عدم موجودگی کی وجہ سے امام ہونے کی بنا پر حضور کی تشریف آوری کے بعد بھی امام رہنے کے شرعی جواز کے باوجود بقایا صلاۃ الخ۔ اس عبارت میں مخالف غیر نے بھی خود تسلیم کر لیا ہے۔ حضور کی تشریف آوری کے بعد بھی امام رہنے کا شرعی جواز موجود تھا۔ جب بیماری یا عدم موجودگی کے عذر نے آپ کی تشریف آوری اور موجودگی میں امتی کا نماز پڑھانے کا شرعی جواز مان رہا ہے تو پھر جب حضور خود کسی امتی کو ہاتھ پکڑ کر مصلے پر کھڑا کریں اور نماز پڑھانے کا حکم دیں تو کیا یہ عذر امتی کے لئے بیماری یا عدم موجودگی کے عذر سے زیادہ قوی اور زیادہ وزنی نہیں ہے۔ یقیناً ہے اور حضرت پیر صاحب کے خلیفہ کے خواب میں یہی وزنی عذر بیان کیا گیا ہے۔ کہتا ہے کہ ابو بکر صدیق تو پیش امام و مقتدیٰ ہونے کو بے ادبی سمجھ کر پیچھے ہٹتے ہیں الخ۔ جواباً" گزارش ہے کہ ابو بکر صدیق نے اس کو وہ بے ادبی اور گستاخی نہیں سمجھا جو کفر ہے بلکہ کسر نفسی کی ہے جو مناسب تھی ورنہ صاف کہتے کہ میں آگے رہ کر کافر نہیں بننا چاہتا۔ پھر اگر یہ واقعی بے ادبی اور گستاخی ہوتی جو کفر ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہ فرماتے **ان مکث مکانک** کہ اپنی جگہ کھڑا رہ۔ کیا حضور صدیق اکبر کو کفر کرنے اور کافر ہونے کا فرما سکتے تھے یعنی ایسا فعل جو کفر ہے یا شرعاً" جائز نہیں حضور اس کے کرنے کا حکم یا امر فرما سکتے تھے ہرگز نہیں۔

؎ الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ص ۸ ' پر لکھتا ہے خناس کے کہ ' پیغمبر کی صحت و آغاز صلات میں موجودگی کی صورت میں امتی کے پیچھے اقتداء کی عدم صحت پر وہ حدیث بھی دلیل ہے جس میں مرض اور زیادہ بیماری کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثبوت ملتا

ہے اگر جائز ہوتا تو کسی صحابی کی اقتداء میں ضرور پڑھتے۔

الجواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس موقعہ پر کسی کی اقتداء نہ کرنا بلکہ خود بیٹھ کر نماز پڑھانا اس لئے نہ تھا کہ کسی امتی کے پیچھے عذر کی حالت میں نماز جائز نہیں۔ عذر مرض میں امتی کی اقتداء تو خود خناس مذکور بھی تسلیم کر چکا ہے۔

ص ۶' میں نمبر(۱) کے عنوان میں لکھتا ہے۔ عذر مرض یا شروع نماز ابوبکر صدیق یا عبدالرحمن بن عوف یا کسی اور جلیل اللہ صحابی کی اقتداء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا تو ممکن ہو سکتا ہے الخ۔ اور نمبر۷' میں لکھتا ہے کہ حضور کی تشریف آوری کے بعد بھی امام رہنے کے شرعی جواز کے باوجود الخ۔ ان دونوں عبارتوں سے ثابت ہے کہ اس لعین اعظم کے نزدیک بھی عذر کی حالت میں اقتداء امتی کے ساتھ جائز ہے پھر بیٹھ کر نماز پڑھانے کو عدم جواز کی دلیل بھی بنا رہا ہے۔ سچ ہے کہ دروغ گورا حافظہ نہ باشد۔ لکھتے لکھتے مخبوط الحواس ہو گیا ہے۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ ہو کہ یہ مسئلہ عملاً" بتا دیا جائے کہ قاعد امام کے ساتھ مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ قاعد امام کی اقتداء میں نمازی قیاما" نماز پڑھنے کو منع نہ سمجھ لیں۔ اور اصل وجہ یہی ہے لاغیر۔

ص ۸' پر مزید لکھتا ہے کہ (۴) بخاری کی وہ حدیث بھی صحابہ کرام کی اس سکوتی اجماع پر دلیل ہے جس میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اثناء صلات میں تشریف لانے پہ نماز میں کھڑے حاضر صحابہ کرام نے مسلسل تصفیق کر کے صدیق اکبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مصلّی چھوڑنے کا اشارہ کیا۔ اگر ان کا ایسا عقیدہ نہ ہوتا تو ایسے کیوں کرتے۔

الجواب: اس جواب کی عبارت میں کے کی بجائے کی اور ایسا کی بجائے ایسے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ یا کتابچہ خود پیر محمد نے لکھا ہے کیونکہ پختونوں کا اردو ایسا ہوتا ہے

بہر حال پھر بھی کافی سے زیادہ احتیاط کر کے مولف نے اپنے آپ کو چھپانے کی پوری کوشش کی ہے مگر تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔ اب اصل جواب ملاحظہ ہو

اگر تصفیق صحابہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کی نماز کسی امتی کے پیچھے جائز نہیں ہے تو پھر اسی حدیث میں **ان مکث کانک** فرمان رسول کیا جواز کی دلیل نہیں ہے کیا صحابہ کا اشارہ ہٹنے کا زیادہ وزنی ہے یا رسول کا اشارہ اور فرمان **ان کما انت اے الزم علی ما علیہ انت و ھو الامامتہ**۔ کہ امامت کو لازم پکڑ امامت کرتا جا۔ زیادہ قوی اور وزنی ہے ارے خناس الشیاطین تو رسول کے اشارہ کوئی اہمیت ہی نہیں دے رہا کیا یہی محبت رسول ہے کہ صحابہ کے تصفیقی اشارہ کو حضور کے اشارہ و امر پر ترجیح دے رہا ہے کیا وفاداروں کا رویہ ایسا ہوتا ہے۔

ص ۸' پر نمبر۵' میں لکھتا ہے کہ اگر بحالتہ صحت اور آغاز صلات میں پیغمبر کی موجودگی کی صورت میں کسی امتی کا پیغمبر کے امام و مقتدیٰ بننے کا جواز ہوتا تو ضرور ۔ضرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بصورت مقتدی مدرک کسی صحابی کے پیچھے کبھی نماز پڑھی ہوتی۔ لیکن اس کا کہیں ثبوت نہیں ہے حالانکہ جن چیزوں کے معمولی جواز کا پہلو بھی ہو سکتا تھا ان کے متعلق بھی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی تعلیمات موجود ہیں لیکن یہاں پر ایسا کوئی عمل موجود نہیں ہے۔

الجواب: قارئین کرام یہ ظالم آدھ تیتر آدھ بٹیر معلوم ہوتا ہے اپنی آدھ سنی اور آدھ وھابی دیوبندی معلوم ہوتا ہے بظاہر (اگر حقیقتاً اپنے کردار اور تکفیروں کی وجہ سے کافر معلون ہو چکا ہے) کیونکہ امتی کے ساتھ نبی کی نماز کے پڑھنے کے عدم جواز پر دلیل یہ دیتا ہے کہ حضور نے مقتدی مدرک کے طور پر کسی صحابی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی کیونکہ اس کا ثبوت نہیں ہے یہ استدلال بچند وجوہ مردود ہے اولا" اس لئے کہ عدم نقل، نقل

عدم نہیں ہے یہ قاعدہ فتاویٰ رضویہ میں جگہ جگہ فاضل بریلوی نے بیان فرمایا ہے۔
ثانیاً" یہ کہ کسی چیز کے عدم جواز کا دارومدار دلیل ممانعت کے وجود پر ہے یعنی اگر عدم جواز پر منع کی دلیل ملتی ہے تو منع اور ناجائز ہے اگر منع کی دلیل نہیں ملتی تو منع نہیں بلکہ اباحت کے درجہ میں جائز ہے۔ منع کی دلیل پیش کرو جواب تک تم نہیں پیش کر سکے جو پیش کی ہیں وہ ہم نے توڑ دی ہیں۔ اب تمہارا دعویٰ بلا دلیل رہ گیا ہے۔

مزید یہ کہ (معمولی جواز نہیں بلکہ جواز کا معمولی پہلو لکھتے) تو عبارت درست ہوتی۔
بہرحال چلئے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی ہوتا ہے۔ یہ کہنا کہ حالانکہ جن چیزوں کے معمولی جواز کا پہلو بھی ہو سکتا تھا ان کے متعلق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی تعلیمات موجود ہیں۔ الخ۔ بھی انتہائی لچر اور بے ہودہ استدلال ہے۔ اگر حقیقت یہی ہے تو پھر جواب دیں کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرس بزرگان دین بھیئت کذائی، عید میلاد بھیئت کذائی محفل میلاد بھیئت کذائی سلام مع القیام بعد الجمعۃ صلاۃ بعد الاذان یا قبل الاذان تقلید شخص نصاب تعلیم دین بھیئت کذائی وغیرہ وغیرہ امور عملاً" حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اگر ثابت ہیں تو حوالہ دیں اگر ثابت نہیں تو پھر عدم جواز کا فتویٰ دیں۔

پنبہ کجا کجا نھم تن ہمہ داغ داغ شد کا مصداق یہ کتابچہ تو مولف مزکور کی جہالت کو روز روشن کی طرح آشکارہ کر رہا ہے۔ اسی ص ۸، میں ص ۶، میں لکھتا ہے کہ صحابہ کرام کے اس سکوتی اجماع کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کسی امتی کا آپ سے مقدم و مقتدیٰ فی الصلات و متبوع ہونے کے عدم جواز پر قرون اولیٰ سے لے کر اب تک تمام مسلمانوں کا اتفاق و اجماع رہا ہے۔ (جیسے عینی شرح بخاری جلد ۵، ص ۲۱۰ میں ہے **لا یجوز التقدم بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم**

الجواب: اجماع سکوتی کی تو ہم بنیاد ہی ختم کر چکے ہیں یہاں تو اجماع سکوتی ثابت ہی

نہیں ہو سکتا جیسا کہ گزشتہ صفحات میں نور الانوار نامی شرح حسامی اور اصول شاشی کی عبارات سے واضح کر دیا گیا ہے رہی عینی کی عبارت تو اس سے بھی اجماع سکوتی تو در کنار اجماع کی اقسام اربعہ میں سے ایک قسم بھی ثابت نہیں ہے کیونکہ اس عبارت میں اجماع کا سرے سے لفظ ہی نہیں ہے۔ اور اس عبارت کا محمل و مصداق بھی پہلے بتا دیا گیا ہے اس لئے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

ص ۸، پر ہی نمبر ۷، میں لکھتا ہے کہ فرقہ سیفیہ کے بانی پیر سیف الرحمٰن کا اپنے وجود کو حضرت صدیق اکبر یا عبد الرحمٰن بن عوف پر قیاس کرنا محض شقاوت و جہالت ہے۔

الجواب: نہ پیر صاحب نے یہ قیاس کیا ہے نہ یہ شقاوت و جہالت ہے شقاوت و جہالت تو تمہاری ہے کہ **من عھدی ولیا فقد اذنتہ بالحرب** کا اپنے آپ کو مصداق اصلی بنا لیا ہے۔ صدیق اکبر اور عبد الرحمٰن بن عوف کے فعل امامت کو جواز کی دلیل بنایا ہے۔ قیاس نہیں کیا اگر اس کو قیاس قرار دے کر رد کرنا ہے تو پھر اسوہ رسول اور اسوہ صحابہ سے ہاتھ دھونے پڑیں گے جب کسی فعل یا عمل کے جواز وغیرہ پر ان کے افعال و اعمال سے استدلال کیا جائے گا تو منکر کہہ دیں گے کہ تم رسول ہو تم صحابی ہو کر ان پر اپنے آپ کو قیاس کر لیتے ہو۔ پھر کیا جواب دو گے۔ **فما ھو جوابکم فھو جوابنا**

اگر کوئی بطور مکبر نماز میں تکبیریں بلند آواز کہے تاکہ دور دراز والی صفوں میں کھڑے امام کی تکبیرات انتقالاً سے باخبر ہوں اور کیا اس کی دلیل طلب کرے مکبر سے اور وہ صدیق اکبر کے اس عمل کو پیش کرے جواز کے لئے تو معترض کہہ دے کہ تم ارے پیر محمد اپنے نجس اور خبیث وجود کو صدیق اکبر پر قیاس کرتے ہو تمہیں شرم اور حیا نہیں آتی۔ تو تم جیسا خبیث القلب خبیث اللسان کیا جواب دے سکے گا **فھا جوابکم فھو جوابنا**

چه نسبت خاک را با عالم پاک

ص ۸٬۹ پر خبیث القلب اور خبیث اللسان ولد الشیطان لکھتا ہے کہ عینی شرح بخاری جلد ۵٬ ص ۲۱۰ میں ہے **و لین لسائر الناس الیوم من الفضل من یحبب ان یتاخر له** (یعنی آج تک کسی انسان میں ایسے کمالات نہیں پائے گئے جس بنا پر وہ رسول اللہ کا امام بن سکے)

الجواب: یہ عبارت اپنی جگہ بالکل درست ہے مگر شیطانی ملاں نے نہ ترجمہ صحیح کیا ہے نہ مطلب ہی سمجھا ہے۔ ترجمہ کی غلطی یہ ہے کہ وہ الیوم کا معنی آج تک کرتا ہے حالانکہ تک کسی لفظ کا ترجمہ نہیں ہے۔ ترجمہ یہ ہے کہ آج تمام لوگوں میں یہ فضیلت کسی کو حاصل نہیں کہ اس کے آنے پر کوئی امام امامت کراتے ہوئے پیچھے ہٹ جائے یہ مقام صرف اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا خاصہ تھا کہ آپ کے تشریف لانے پر صدیق اکبر کو پیچھے ہٹنا پڑا اور کوئی کتنے بلند مقام والا ہی کیوں نہ ہو مگر امام جب نماز شروع کردے تو اس کے بعد اس کے لئے امام مصلیٰ چھوڑ کر پیچھے آجائے یہ جائز نہیں ہے۔

یہ تھا ترجمہ اور مطلب عبارت کا مگر عقل کے اندھے نے نہ ترجمہ درست کیا نہ مطلب صحیح بیان کیا اور وہ خود مطلب نہیں سمجھ سکا تو بیان کیا کرتا۔ پورا کتابچہ ہی پنبہ کجا کجا نہم تن ہمہ داغ داغ شد کا مصداق بنا ہوا ہے۔

ص ۹٬۸ میں خبیث الخبثاء لکھتا ہے کہ عہد صحابہ سے لے کر اب تک تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہونے کا نتیجہ ہے کہ آج تک کسی بھی مسلمان کو امام الانبیاء کے پیش امام و مقتدی (اس پیر سیف الرحمٰن کے سوا) ہونے کے خبیث و باطل دعویٰ کرنے کی جسارت نہ ہو سکی مسلمان تو مسلمان مرزا قادیانی نے بھی کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا تھا۔

الجواب: جہاں تک اجماع کا تعلق ہے تو اس کے دندان شکن جوابات قبل ازیں دیئے

جا چکے ہیں اعادہ کی ضرورت نہیں رہی بات دعویٰ کی تو اس کے جوابات بھی گزر چکے ہیں اور ہم بار بار حزب الشیطان رئیس الشیاطین کو چیلنج بھی دے چکے ہیں۔ سل الحسام الھندی میں بھی اور مصروفیات الحاذق میں بھی اب بھی پھر ایک اس کو چیلنج کرتے ہیں کہ حضرت قبلہ پیر صاحب کی کسی بھی تحریر سے بطور دعویٰ مذکورہ بات دکھا دو تو دس ہزار روپے کا چیلنج قبول کرو۔ کسی فرضی انجمن فدایان رسول کے نام پر کتابچے اور پمفلٹ شائع کر دینا تو آسان ہے مگر غیر جانبدار علماء کی پنچایت میں اپنی بات کو ثابت کرنا معنی رکھتا ہے۔ ہمت ہے تو آؤ اور غیر جانبدار علماء اہلسنت حنفی بریلوی کی پنچایت کے سامنے یہ ثابت کرو کہ امور متنازعہ کفر ہیں اور ان کفریات کا پیر صاحب نے بطور دعویٰ کسی تحریر میں ذکر کیا ہے۔ **فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوالنار التی و قودھا الناس والحجارہ اعدت للکافرین**

ص ۹ نمبر ۹ میں حزب الشیطان کا امیر لکھتا ہے کہ تمام مسلمانوں کے سکوتی اجماع ہی کا نتیجہ ہے کہ **و استفیت قبلک** (الحدیث) کے مصداق کسی بھی سچے مومن مسلمان کا دل امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مقتدی بنانے اور اس پر فخر کرنے یا ایسی بات لکھنے پر راضی نہیں ہوتا۔

الجواب: اجماع سکوتی کا حشر تو آپ دیکھ چکے ہیں اس کا اعادہ ضروری نہیں البتہ دوسری بات کا جواب ضروری ہے۔ بے شک کوئی مومن مسلمان یہ پسند نہیں کرتا بلکہ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ امام الانبیاء والمرسلین میرے مقتدی بنیں اور میں اس پر فخر کروں مگر حاشا وکلا یہ بات حضرت پیر صاحب قبلہ نے نہ کبھی سوچی ہے نہ اس کا کبھی تصور کیا ہے نہ کہیں اس کا دعویٰ کیا ہے۔ خواب میں اتفاقی طور پر خواب دیکھنے والے نے دیکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت پیر صاحب کو خود مصلیٰ لئے امامت پر پکڑ کر کھڑا کیا ہے یہ واقعہ بیداری کا نہیں خواب کا ہے۔ خواب بھی پیر صاحب نے

نہیں دیکھا کسی خلیفہ نے دیکھا ہے تعبیر بھی حضرت پیر صاحب کی دی ہوئی نہیں ہے وہ بھی خلیفہ کی دی ہوئی ہے اور چونکہ نبی کا خود کسی امتی کو عالم بیداری میں پکڑ کر مصلّٰی پر کھڑے کر کے نماز پڑھانے کا امر فرمانا اور خود اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا نہ کفر ہے نہ ضلالتہ نہ توہین کا باعث ہے۔ اس لئے خواب میں ایسا ہونا بھی ہرگز کفر یا ضلالتہ یا توہین نہیں ہے بلکہ یہ امام الانبیاء والمرسلین کی وراثت و جانشینی کی بشارت صادقہ ہے۔ اس لئے اس پر راضی اور خوش ہو کر فخر کرنا بھی نہ کفر ہے نہ ضلالتہ نہ باعث توہین ہے۔

خواہ مخواہ حزب الشیطان اور اس کے رئیس لعین رجیم کا سیخ پا ہونا اس کی شومئی قسمت کی علامت ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

ص ۹ پر نمبر ۱۰ میں لکھتا ہے امیر الشیاطین کہ تمام مسلمانوں کے سکوتی اجماع کا نتیجہ ہے کہ دع ما یریبک الحدیث کے مطابق کسی مسلمان کا دل پیر صاحب کی حرکت پر مطمئن نہیں ہے بلکہ تمام مسلمان غم و غصہ کے مجسمہ بنے ہوئے ہیں۔

الجواب: سکوتی اجماع کا انجام تو آپ قبل ازیں گذشتہ صفحات میں ملاحظہ فرما چکے ہیں البتہ بعض بے خبر لوگوں کے غم و غصہ کی بات کسی حد تک درست ہے کیونکہ وہ اصل حقائق سے بے خبر ہیں ان کو معلوم نہیں کہ یہ سارا مخالفانہ پروپیگنڈا پیر محمد نام نہاد چشتی کی شیطانی تلبیس ہے۔ اور یہ کہ یہ اقبالی کافر اپنے انتقام کی آگ میں جل کر ایسا کر رہا ہے جیسے جیسے لوگ حقائق سے آگاہ ہو رہے ہیں وہ تائب بھی ہو رہے ہیں اور ان پروپیگنڈا کرنے والے لعنتیوں کو گالیوں سے بھی نواز رہے ہیں جو ایک بار ہمارے ساتھ بات کر لیتا ہے وہ تسلی بخش جواب پانے کے بعد پوری طرح مطمئن ہو جاتے ہیں۔

(الحمدللہ تعالٰے علی ذالک)

ص ۹، پر نمبر ۱۱ میں شیطان مزید لکھتا ہے کہ پیر صاحب کا اپنی اس ناپاک جسارت کو امام مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں عیسیٰ علیہ السلام کے نماز پڑھنے پر قیاس کرنا بھی محض جہل اور مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کی ناکام کوشش ہے۔ کیونکہ جن روایات میں اس کا ذکر ہے ان کی شرح میں محدثین نے دو متضاد باتیں نقل کی ہیں۔

(۱) امام مہدی علیہ السلام نہیں بلکہ عیسیٰ علیہ السلام امام فی الصلاۃ ہوں گے۔

(۲) امام فی الصلاۃ حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔

لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امام مہدی کی اقتداء میں نماز پڑھنا غیر یقینی بلکہ ظنی ہے جبکہ پیر صاحب نے اپنی امامت کو یقینی طور پر عالم بیداری میں کتابی شکل میں لکھ کر بالیقین امام الانبیاء کو اپنا مقتدی و تابع بتایا ہے۔

الجواب: اولاً" رئیس الشیاطین کا فرض تھا کہ وہ اس شرح کا نام اور محدث کا نام بتاتا کہ کونسی شرح میں کس محدث نے یہ احتمال بتائے ہیں کہ امام فی الصلاۃ عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے اور مہدی علیہ السلام مقتدی ہوں گے جمہور اہل اسلام کا نظریہ تو یہ ہے کہ مہدی علیہ السلام امام ہوں گے اور ان کے اقتدا میں عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے اور احادیث صحاح سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے لیکن اگر بالفرض مان لیا جائے کہ عیسیٰ علیہ اسلام ہی امام ہوں گے تو امام مہدی کی اقتداء میں بقول امیر الشیاطین عیسیٰ علیہ السلام کا نماز پڑھنا ظنی ٹھہرا تو کیا ظنی دلیل سے کوئی ظنی مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ ظن کو نظر انداز کرنے سے فقہ حنفی کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے گا۔ غور کرلیں فقہا کرام نے مثلاً علامہ شامی وغیرہ نے کتب فقہ و فتاویٰ میں صراحتہ" لکھا ہے کہ ظن بھی دلیل موجب عمل ہے۔ جب یہ موجب عمل ہے تو پھر اس پر عمل کو ماننا ہو گا۔

ثانیاً" ایک ہے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر مصلائے امامت پر حضور کی موجودگی میں کھڑے ہونا اور نماز پڑھانا ایک ہے حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کا ہاتھ پکڑ کر خود کسی امتی کو مصلائے امامت پر کھڑا کرنا دونوں میں واضح فرق ہے پہلی بات غلط بلکہ کفر کے مترادف ہے جبکہ دوسری بات صواب ہے اور ناقابل اعتراض ہے۔ آقا جس کو جیسے نوازنا چاہیں نواز سکتے ہیں۔ مگر خواب کے بیان سے مقصود بالذات یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت پیر صاحب کو نوازتے ہوئے خود مصلائے امامت پر کھڑے کر کے اپنا جانشین اور وارث بنایا اور نیابت و وراثت کا اشارہ دیا۔ مقصود بالذات یہ نہیں کہ میں امام الانبیاء والمرسلین کا امام ہوں (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور یہاں خواب کے واقعہ میں تو یہ امر مقصود بالتبع بھی نہیں ہے۔ صفحہ نمبر ۱۰ پر وجہ سوم میں لکھتا ہے کہ اس وجہ سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انبیاء بنی اسرائیل میں سے ہیں جبکہ امام مہدی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد و نائب اور امتی ہیں۔ وجہ ثانی کے بیان میں امیر الشیاطین لکھتا ہے کہ:

دوم: اس وجہ سے کہ زمانہ خروج امام مہدی و نزول عیسیٰ علیہ اسلام میں بعض احکام شرعیہ پر عمل کی مدت ختم ہو کر منسوخ ہوں گے جیسے جزئیہ کے احکام وغیرہ تو ہو سکتا ہے کہ اس قسم کے احکام کی طرح نبی کا عام حالات میں غیر نبی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے عدم جواز کا حکم بھی ہو جاتا ہو۔

الجواب: میدان میں نقد و نقد بات ہوتی ہے ہو سکتا ہے ہو سکیں گا ایسے احتمالات سے کام نہیں چلتا یہاں تو دلیل کی ضرورت ہوتی ہے دلیل لائیے کسی امام نے کس محدث نے کس مفسر نے کہاں اور کس کتاب میں لکھا ہے کس آیت یا کس حدیث میں آیا ہے کہ عدم جواز کا مذکورہ حکم خروج امام مہدی و نزول عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں منسوخ ہو جائے گا۔ منسوخ ہونا تو فرع ہے عدم جواز کے حکم کے وجود کا پہلے آپ عام حالات میں نبی کی اجازت کے بعد امتی کے مصلائے امامت پر کھڑے ہو کر (جیسا کہ نبی بھی اقتداء کرے) نماز پڑھانے کے عدم جواز کا حکم کسی آیت یا کسی حدیث یا قول صحابی

یا قول امام مجتہد سے باحوالہ ثابت کریں جب اصل ہی ثابت نہ ہو تو فرع کیسے ثابت ہو گا۔ ص ۱۰ پر وجہ سوم میں لکھتا ہے کہ اس وجہ سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انبیاء بنی اسرائیل میں سے ہیں جبکہ حضرت امام مہدیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد و نائب اور امتی ہیں۔

الجواب: کیا کہنا چاہتے ہیں حزب الشیطان کے امیر الامراء کہ چونکہ مہدی علیہ السلام اولاد رسول ہیں نائب رسول ہیں امتی ہیں ان پر پیر صاحب کو قیاس کرنا باطل ہے۔ تو اس کا جواب بھی پہلے گزر چکا ہے مگر مزید ملاحظہ فرمائیں۔ بے شک امام مہدی علیہ السلام اولاد رسول میں سے ہیں نائب رسول ہیں، امتی ہیں مگر نبی کا امتی کی اقتداء میں نماز پڑھنا یہ امام مہدی علیہ السلام کا خاصہ نہیں ہے اگر خاصہ ہے تو اس کو قول رسول قول صحابی قول تابعی قول امام سے بحوالہ کتاب ثابت کریں ورنہ شکست کا اقرار کر کے توبہ نامہ شائع کریں۔ نیز لکھتا ہے کہ فرقہ سیفیہ کی طرف سے یہ توجیہ کہ یہ خواب کا واقعہ ہے بھی غلط ہے اس لئے کہ ایسے واقعات بالیقین شیطان یا نفسانی خواب ہی ہیں لیکن کیا ان کو کتاب میں لکھتے وقت بھی خواب ہی آرہا تھا۔

الجواب: ایسے خوابوں کو علی العموم یا علی الاطلاق شیطانی یا نفسانی قرار دینا شیطانی کارستانی ہے۔ جب دلائل سے ہم ثابت کر چکے ہیں کہ متنازعہ امور میں سے کوئی ایک بھی کسی نص قطعی الدلالۃ آیت قرآنی، حدیث مشہور قطعی الدلالۃ یا حدیث متواتر قطعی الدلالۃ کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے یہ کفر نہیں ہے اور ضلالۃ بھی نہیں ہے اور گستاخی بھی نہیں ہے تو پھر اس کا بیان کرنا کتاب میں لکھنا کیونکہ معیوب اور غلط ہے اس لئے بیداری کی حالت میں بیان کرنا لکھنا بھی کسی طرح منع نہیں ہے۔ تم مرد میدان بنو اور ان امور میں سے کسی ایک کا کفر ہونا خلاف شرع ہونا ثابت کر کے دکھاؤ تو خاطر خواہ انعام حاصل کرو کیا حوصلہ کریں گے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

ص ۱۰، پر نمبر ۲ میں لکھتا ہے کہ کیا اس قسم کے کفریات پر مشتمل کتاب ابھی تک خواب میں ہے یا ظاہری دنیا میں پڑھی جارہی ہے۔ جواباً گزارش ہے کہ صرف کفریات کفریات کی رٹ لگانے سے کسی امر کا کفر ہونا ثابت نہیں ہوا کرتا بلکہ اس کو دلائل سے ثابت کرنا ضروری ہوتا ہے جس سے آپ مکمل طور پر عاجز ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک آپ ان متنازعہ امور میں سے کسی ایک امر کا کفر ہونا ثابت نہیں کر سکتے ہمت ہے تو کر کے دکھائیں۔

ذات دی کور کرلی تے شہتیراں نوں جپھے۔ پیر صاحب یا پیر صاحب کے خلفاء کے مقابلہ میں آپ کی حیثیت ہی کیا ہے گریبان میں ذرا جھانک کر خود ہی دیکھ لیں۔

ص ۱۰ پر نمبر ۳ میں لکھتا ہے کہ کتاب ہدایۃ السالکین کے ص ۳۲۱ میں پیر صاحب نے ان خوابوں کو اپنی ولایت و حقانیت پر دلیل ہونا ذکر نہیں کیا۔ کیا یہ سب کچھ خواب ہی کے واقعات ہیں۔

الجواب: بے شک ان خوابوں کو حضرت پیر صاحب کی عظمت بزرگی اور صداقت و حقانیت کا مظہر بتایا گیا ہے مگر رئیس الشیطان کے سوا کسی اہل ایمان اہل دل اہل حق کے لئے اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ از روئے شرع شریف جب ان کا کفر یا ضلالۃ ہونا یا خلاف شرع ہونا ثابت نہیں تو پھر بیداری کی حالت میں ان کا ذکر کب منع ہے یا قبیح و شنیع ہے۔ مگر رئیس الظالمین امیر الضالین منبع شیطنت مخرج نجاست سلمان رشدی کا بیٹا کیان افغانی جادوگر کا پوتا حضرت صاحب کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا نہ کرے تو پھر شہرت دنیاوی کیونکر حاصل کرے۔

"بدنام جو ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا"

ص ۱۰ پر ہی نمبر ۴، میں لکھتا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حالات کے ساتھ خواب میں دیکھا جا سکتا ہے؟

الجواب: اگر نہیں دیکھا جا سکتا تو کسی کتاب کے حوالے سے لکھا ہے ہوتا کسی حجتہ شخصیت کا قول پیش کیا ہوتا بلا دلیل کوئی دعویٰ مسموع نہیں ہوتا۔ ص ۱۰ پر ہی نمبر ۵، میں لکھتا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خواب اسلامی روایات کی روشنی میں عام خوابوں کی طرح ہوتا ہے۔ جس کے متعلق خواب کے واقعات کہہ کر جان چھڑائی جا سکے۔

الجواب: اگر عام خوابوں کی طرح نہیں ہوتے تو اس پر بھی حوالہ کی ضرورت ہے بلا حوالہ کہہ دینا کافی نہیں ہے اگر عام خوابوں کی طرح نہ بھی ہوں تو خواب کے واقعات کی بنیاد پر شرعی حکم لاگو نہیں ہوتا جب تک بیداری میں ہوش و حواس قائم رہتے ہوئے ان کا اعادہ نہ کیا جائے پھر وہ خواب خلاف شرع ہو اور اس کو بیداری میں سچا یقین کیا جائے اور اس کی بنیاد پر کوئی عقیدہ رکھا جائے تو حکم لاگو ہوگا مگر یہاں تو خواب کا خلاف شرع ہونا ہی ثابت نہیں ہے جیسا کہ تفصیلاً پہلے بیان ہو چکا ہے۔

قارئین کرام! الحمدللہ تعالیٰ ہم نے پیر چشتی کے اس کتابچہ کے دس صفحات میں پیش کردہ سوالات اور دلائل اور وجوہات کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی ہذیات ہر سوال ہر اعتراض ہر وجہ کے دندان شکن جوابات عرض کر دیئے ہیں اور اس حزب الشیطان کے امیر کے غرور و تکبر کو خاک میں ملا کر رکھ دیا ہے۔ اگرچہ اس نے اپنے آپ کو چھپانے کی خاطر اس کتاب میں اپنا نام کہیں نہیں لکھا مگر انداز بیان اور اسلوب کلام اور گالی گلوچ کی بھرمار سے ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ یہ بزدل کون ہے۔ جو اذا خاصم فجر والی منافقت کی نشانی کا بھی حامل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی نشانیوں میں ایک نشانی یہ بھی بتائی ہے کہ منافق لڑائی کے وقت گالی گلوچ کثرت سے کرتا ہے اس کتابچہ نے واضح

کردیا کہ یہ منافقت میں بھی اپنی مثال آپ ہے گستاخ اولیاء کرام منافقت سے محروم کیسے ہو سکتا ہے۔

قارئین کرام! اس کے بعد سلاسل اربعہ کے متعلق فوٹو کاپی میں جو نقل کیا ہے ان میں سلاسل ثلاثہ بقیہ کی توہین یا تحقیر مقصود نہیں بلکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی طرف ترغیب دینا مقصود ہے اور ہر سلسلہ والے اپنے سلسلہ کو دوسرے سلاسل پر ترجیح دیتے ہیں اور اپنے ہی سلسلہ کی طرف ترغیب بھی دیتے ہیں یہ نہ توہین پر مبنی ہوتا ہے نہ تحقیر و تذلیل پر ہر سلسلہ والے کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے سلسلہ اور اپنے پیر کو ترجیح دے اور اپنے سلسلہ اور اپنے پیر کی طرف ترغیب دے اس میں نہ کوئی بات گستاخی کی ہے نہ بے ادبی کی۔

رہی بات تعدد مشائخ کی تو یہ بھی کوئی غلط بات نہیں ہے اس کے جواز پر مکتوبات مجدد بھی گواہ ہے' مکاتیب شریفہ شاہ غلام علی دہلوی بھی گواہ ہے۔ حضرات القدس میں بھی ثابت ہے ارشاد الطالبین میں بھی موجود ہے اور بھی حوالہ جات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ حضرت صاحب نے تعدد شیخ کی متعارض عبارات میں نہایت خوبصورت تطبیق دے کر مسئلہ کو حل کردیا ہے کہ اگر شیخ اول کامل اور مکمل اور زندہ ہے اور نقشبندی بھی ہے تو اس صورت میں دوسرے شیخ کی طرف رجوع کرنا تلاعب بالطریقت ہو گا۔ (یہاں نقشبندی کی قید اتفاقی ہے احترازی نہیں ہے) اگر شیخ اول ناقص ہے یعنی بے کمال یا خلاف شرع امور کا مرتکب ہو یا کامل تو تھا مگر مرید کے مکمل ہونے سے پہلے وفات پا گیا ہے یا کامل و مکمل تو ہے مگر نقشبندی نہیں تو ان تمام صورتوں میں مشائخ نقشبندیہ کی طرف رجوع ضروری ہے کیونکہ ثلاثہ بقیہ سلاسل کے مشائخ کے مریدین کے لئے سات شرطیں ہیں۔ جو اس دور میں مفقود ہیں اور ان کے پائے جانے کے بغیر کمال تک رسائی حاصل کرنا مشکل ہے۔ اس لئے مشائخ نقشبندیہ کی طرف رجوع کرنا ضروری ہو جاتا

ہے۔

یہاں اس بیان سے سلاسل ثلاثہ بقیہ کی توہین و تحقیر مقصود نہیں بلکہ حال وواقعی نص کا بیان کرنا مقصود ہے کہ کامل ہونے کے لئے ان سلاسل میں جو سات عدد شرائط ہیں وہ عادتاً" مفقود ہیں اگر کسی میں یہ پائی جاتی ہیں تو وہ کامل و مکمل ہے اس کی طرف رجوع بالکل درست ہے۔ اس بات کو بطور پروپیگنڈا استعمال کر کے قادریوں' چشتیوں' سہروردیوں کو حضرت قبلہ پیر صاحب کے خلاف مشتعل کر کے فتنہ و فساد برپا کرنے کی کوشش کرنے والے الد الخصام کے اصلی مصداق ہیں۔

رہا یہ کہ حضرت صاحب رسول کریم کے نائب اور مقام قبولیت' صدیقیت اور عبدیت پر سرفراز ہیں اور مجھے موجودہ زمانے میں سب سے محبوب ہے یہ بشارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ تو اس میں کیا شک ہے مقام صدیقت یا مقام عبدیت یا مقام قبولیت پر فائز ہونے کا دروازہ کسی پر بند نہیں ہے **من النبین والصدیقین والشہداء والصالحین** میں اشارہ موجود ہے کہ صدیقین شہداء اور صالحین کا سلسلہ چلتا رہے گا۔ نبوت کا سلسلہ بند ہے کیونکہ **لا نبی بعدی** فرمادیا گیا ہے۔ مگر کسی حدیث میں یہ نہیں آیا کہ **لا صدیق بعد ابی بکر ولا شہید بعد امیر الحمزۃ و لا صالح بعد فلاں** البتہ صدیق اکبر صرف ابوبکر صدیق ہی ہیں اور کوئی نہیں ہے۔

رہی یہ بات کہ جز اول (سیف) کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ یہ دنیا میں ہر باطل کو توڑتی ہے اور ختم کر دیتی ہے تو یہ سیف کی معنوی حیثیت کا اشارہ ہے اس میں کیا قباحت ہے۔ اور جز ثانی (رحمان) یہ نظر آیا کہ لوگوں کی ارواح کو فوق العرش مراتب تک عروج دیتا ہے۔ یہ حضرت صاحب کے اسمی خوارق ہیں اسمی خوارق ہونے میں کیا اعتراض ہے۔ اگر کوئی نہیں مانتا تو نہ ماننے والوں کی کمی نہیں ہے۔ سیف وہی تلوار ہے جو جہاد بدر میں مشرکین کی گردنیں اڑانے کا ذریعہ بنی (خواب دیکھنے والا کہتا

ہے) کہ حضور نے مجھ سے فرمایا کہ یہ (سیف) میری تلوار کی روح ہے کیونکہ دنیا میں
اس (سیف) کے مقابلہ میں باطل نہیں ٹھہر سکتا۔ اس میں اشارات و کنایات ہیں جن کو
سمجھنے کی ضرورت ہے مگر یہ عقل کے اندھے نہیں سمجھ سکتے اگر خالد بن ولید کو سیف
اللہ کی تلوار کا نام دے سکتے ہیں تو سیف کو سیف رسول کی روح کہنا کیونکر جرم ہے۔

یہ کہنا کہ دیگر خوارق اس (سیف) کے یہ ہیں کہ بہت سارے سالکین حضرت
صاحب کی محبت کے جذبہ میں سر کے بغیر لاشیں نظر نہیں آتے کیونکہ حضرت صاحب
کے سامنے اپنے سروں کو قربان کئے ہوئے ہیں۔ یعنی **موتوا قبل ان تموتوا** کا منظر
پیش کر رہے ہیں جب تک اپنے مرشد کی محبت میں فنا نہ ہو گا فنافی الرسول نہ ہو گا اور
جب تک فنافی الرسول نہ ہو گا فنافی اللہ نہ ہو گا اور جب تک فنافی اللہ نہ ہو گا بقا باللہ
کیسے بنے گا۔

یہ بات اپنی جگہ بالکل درست ہے مگر فراست والے یہ راز پا سکتے ہیں دوسرے
نہیں۔

اور یہ بات (الرحمان) میں یہ خوارق ہیں اللہ تعالیٰ کے اسم الرحمٰن کے ساتھ
مشارکت ہے (جو اشتراک اسمی ہے) اور عرش پر مسطور و قائم ہے) تو مشارک اسمی یا
اشتراک اسمی کا انکار کون کر سکتا ہے۔ پھر اگر اس اسمی اشتراک کی وجہ سے کچھ خوارق
بھی پائے جائیں تو کونسا مانع ہے۔ ضد کا علاج کوئی نہیں ہے خدا ہی ہدایت دے۔

قارئین کرام! قاری شفیق الرحمٰن مدنی راولپنڈی کا ایک پمفلٹ چار صفحات پر
مشتمل بھی ملا، جس کو پڑھ کر معلوم ہوا کہ اپنے نام کے بالکل برعکس بجائے شفقت کا
مظہر ہونے کہ عناد اولیاء کا مظہر ہے۔ اس لئے عنید الرحمٰن کہنا زیادہ مناسب ہے۔
کیونکہ پمفلٹ میں سوا عناد کے کچھ بھی نہیں ہے یا لفاظی ہے یا خبث باطن کا اظہار ہے۔
اس پمفلٹ میں لفاظی کے ہیر پھیر کے علاوہ کوئی بات علمی نہیں ہے اور جو اعتراض کئے

ہیں ان کے جوابات گزشتہ صفحات ضربات رحمانی بر ٹولہ شیطانی میں ایک ایک کر کے
دے دیئے گئے ہیں۔

البتہ ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ کیا پیر صاحب نے پیر محمد چشتی نام نہاد کو
کافر کہنے میں پہل کی ہے یا پیر محمد نے خود پچاس آدمیوں کی موجودگی میں کہا تھا کہ اگر کلمہ
کے مقصد کے حوالہ سے مخلوق سے کچھ نہ ہونے کا یقین کفر ہے تو میں پہلا کافر ہوں میں
پہلا کافر ہوں میں پہلا کافر ہوں۔ اس کے بعد کسب سے متعلق آیت کے وجود کا انکار
بھی کیا تو حضرت قیوم زمان مجدد عصر نے فرمایا اب تم کافر ہو چکے ہو۔ یعنی تم اقبالی کافر ہو
گئے ہو۔ پیر محمد میں چونکہ کفر پایا گیا تھا اس لئے حضرت صاحب نے کافر فرمایا تھا بنا بریں
حضرت صاحب کے خلاف قاری شفیق کا حدیث پاک

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکفر الرجل اخاہ فقد باء بھا احدھما
(الحدیث)

او امن قال لا فیہ کافر فقد باء بھا اخر (الحدیث)

اور شرح فقہ اکبر سے **الرضاء بالکفر کفر لان الرضاء بالکفر کفر من رضی
بکفر نفسہ فقد کفر اجماعا**

فقہ اکبر ص ۲۱۸، ص ۱۴۱، ص ۱۷۹ علی الترتیب سے استدلال کر کے ان عبارات کو
حضرت صاحب پر فٹ کرنا پرلے درجہ کی جہالت و حماقت ہے کیونکہ حضرت صاحب نے
تکفیر اقرار کفر کے بعد فرمائی ہے۔ پہلے نہیں گویا کہ کفر کے تحقق فی الشخص کے بعد تکفیر
کی ہے۔ لہٰذا ان احادیث اور شرح فقہ اکبر کی عبارات کے اصلی مصداق خود نام نہاد پیر
محمد چشتی اور قاری اظہر محمود اور قاری شفیق وغیرہ حامی ہیں۔ جنہوں نے اقبالی کافر کے
کفر کو نہیں مانا اور حضرت پیر صاحب کو کافر قرار دیا۔ جنہوں نے پیر محمد کو کفر سے بچانے
کی کوشش کی تھی مگر وہ ازلی بدبخت خود تو ڈوبا تھا مذکورہ قاریوں اور اپنے بے جا حامیوں کو

بھی لے ڈوبا ہے۔ ان کو بھی کافر بنا دیا ہے۔ ہماری ان سے درخواست ہے کہ توبہ کرو اور پیر محمد جیسے لعین کی حمایت چھوڑو اور ولایت کے دامت سے وابستہ ہو کر اپنی آخرت کو تباہی سے بچالو۔ قیامت کے دن پچھتاوئی کام نہیں آئے گا۔

ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو ہدایت دے آمین۔ اور شمشیر پاکستانی کے مندرجات سے بھی توبہ کرو۔ یہی شمشیر قیامت کو تمہارا کام تمام کرنے کے لئے کافی ہے۔

قارئین کرام! اس پمفلٹ (پیر ارچی یا جادوگر افغانی) میں ہمارے رسالہ سل الحسام الھندی کی بعض باتوں کے جوابات دے کر ان کو توڑنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے اور غالباً یہ کوشش خود پیر محمد نے کی ہے مگر سل الحسام الھندی کی بیشتر باتوں، سوالوں، اعتراضوں کے جوابات پیر محمد نے نہیں دیئے۔ چند باتوں کے جوابات دیئے تھے جن کے دندان شکن جوابات دے کر ہم نے ضربات رحمانی بر ٹولہ شیطانی پر محبت تمام کر دی ہے۔ مذکورہ بالا پمفلٹ کی الحمدللہ تعالیٰ ہم نے کوئی بات جواب دیئے بغیر نہیں چھوڑی **(وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء)** بلکہ ساتھ ہی نام نہاد قاری شفیق پنڈوی کے دو ورقی پمفلٹ کے مندرجات کے جوابات بھی ہو گئے ہیں۔ بالاختصار اس لئے ان کو بغور پڑھیں۔ مطالعہ فرمائیں اور خود فیصلہ کریں کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون۔ سچا کون ہے اور جھوٹا کون۔

البتہ آخر میں ہم علامہ عبدالغنی نابلسی کی **الحدیقتہ الندیہ** کی طویل عبارت کا صرف ترجمہ نقل کرتے ہیں تاکہ قارئین کو معلوم ہو جائے کبھی یہ بھی ہوتا ہے اولیاء کرام کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والے جو خود جھوٹے باطل پرست کافر زندیق ہوتے ہیں وہ اولیاء کرام کی بعض باتوں، فعلوں، عملوں کو بزعم خویش کفر، زندقہ تصور کر لیتے ہیں اور خلاف شرع سمجھ لیتے ہیں تو ان پر کفر یا زندقہ یا فسق وغیرہ کا حکم لگا دیتے حالانکہ ان میں نہ کفر

ہوتا نہ زندقہ نہ الحاد مگر یہ جو خود کافر بھی ہیں زندیق بھی، ملحد بھی وہ ان اولیاء کرام پر اعتراض کر کے اپنی عاقبت کو تباہ کرتے ہیں۔

ترجمہ ملاحظہ ہو:

"حضرت سید افضل الدینؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی انسان تمام اولیاء پر نیک گمان کرتا ہے لیکن صرف ایک ولی اللہ پر عذر مقبول فی الشرع کی بغیر بدگمانی کرتا ہے تو اس کی دوسرے اولیاء کرامؒ کے ساتھ نیک گمانی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص موصوف کے لئے مفید نہیں۔ اس لئے کہ ہر برحق ولی اللہ تمام دوسرے اولیاء کرام کی ولایت کی تصدیق کرتا ہے۔ اس امر میں صرف دو اولیاء کرامؒ کے درمیان بھی اختلاف نہیں ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کے بارے میں صرف دو انبیاءؑ کے درمیان بھی مخالفت نہیں ہے۔ پس جس کسی نے اولیاء کرام کو اپنی بدگمانی سے ضرر پہنچایا تو دائرہ شریعت سے خارج ہو گیا۔"

شیخ ابی المواہب الشاذلیؒ فرماتے ہیں کہ "جو کوئی اپنے عصر کے اولیاء کے احترام سے محروم ہوا تو غضب خداوندی کا مستحق ہو گیا۔"

شیخ اکبر نے فرمایا ہے کہ اولیاء کرام اور علماء صالح کے ساتھ عداوت کرنا جمہور کے نزدیک کفر ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جس کسی نے کسی ایک ولی اللہ، عالم باعمل اور شریف مسلمان کے ساتھ عداوت کی تو اپنے ایمان کے ساتھ عداوت کی۔"

علی خواصؒ فرماتے ہیں کہ "جس کسی نے ایک ولی اللہ یا عالم باعمل کے ساتھ عداوت کی تو اس نے ضروریات دین سے انکار کر دیا۔"

اور ولی اللہ یا عالم باعمل کی مخالفت کرنا گمراہی اور ہلاکت ہے۔

اور حاصل یہ ہے کہ کسی ایک ولی اللہ سے قلب یا زبان سے انکار کرنا خواہ وفات پا چکے ہوں یا زندہ ہوں۔ اور تمام اولیاء خداوند قدوس کی حیات سے زندہ ہیں جو کوئی ان

کی پہچان کر سکتے ہیں اور نفس کے لحاظ سے نہ۔ کیونکہ تمام اولیاء حیات النفس کے لحاظ سے مردہ ہیں۔ خواہ منکر نے پہچان لیا ہو یا نہ پہچان ہو۔ اور انکار کرنے لگا جبکہ منکر اولیاء کے احوال صحیحہ اور افعال مستقیمہ عنداللہ سے ناواقف ہے۔ تب بھی تمام مذکور صورتوں میں انکار کفر صریح ہے۔ اور منکر اجماع مسلمین اور جمیع مذاہب اسلام کے نزدیک کافر ہے۔ کیونکہ یہ منکر دین اسلام اور شریعت محمدیؐ سے انکار کرنے لگا اور منکر نہیں سمجھتا کہ میں اسلام سے منکر ہوں اس لئے منکر جاہل اور غبی ہے۔ (اگرچہ مدعی علم ہو) بلکہ گمان کرتا ہے کہ میں امر باطل اور فعل قبیح کا منکر ہوں۔ اور اپنے نفس میں یہ حکم کیا کہ یہ امر باطل ولی کا فعل ہے یا قول ہے۔ تو اس وجہ سے ولی اللہ پر فتویٰ لگایا کہ یہ ولی اللہ نہیں بلکہ کافر، فاسق، ملحد اور زندیق ہے حالانکہ ولی اللہ نفس الامر میں اللہ تعالیٰ کے علم کے موافق منکر کی منسوب کردہ قبائح سے بری الذمہ ہیں اور قبیح اعمال و عقائد سے مجتنب ہیں۔ اور ولی اللہ کے افعال میں سے کوئی بھی فعل باطل فی الشریعہ، کفر الحاد زندقہ نہیں ہے یہی افعال طاعت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہیں اور ولی اللہ کا قول حق، صواب، ایمان محض، حقیقی معرفت اور حقیقی یقین ہے۔ لیکن اس منکر شخص نے اس قول حسن کو کفر الحاد اور زندقہ تصور کیا ہے کیونکہ منکر جاہل محض اور معاند محض ہے اور اولیاء کرام کے علوم عالیہ سے قاصر ہونے کا اعتراف نہیں کرتا اور صدیقین کے معارف سے اپنے قصور کا معترف نہیں اور اپنی بصیرت کے ازالہ کو محسوس نہیں کیا اور اپنے دل کے عدم ادراک علی مدارک الاولیاء پر واقف نہیں۔

پس منکر اولیاء کفر اور گمراہی الحاد اور زندقیت کے بیابانوں میں چکر لگاتا ہے اور منکر کا گمان ہے کہ میں ایمان طاعت لوگوں کو خطا سے بچانے کے لئے اور ہدایت کے بیابانوں میں چکر لگاتا ہوں اور منکرین حقیقت حال سے واقف نہیں....

اور منکرین جہل سے معذور نہیں ہیں کیونکہ ان کے لئے انکار سے بچنے کے لئے

راہ موجود ہے اور وہ یہ کہ بات اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں۔

قارئین کرام! الحدیقۃ الندیہ شرح طریقۃ المحمدیہ کی اس عبارت کے یکسر کشیدہ جملے بار بار پڑھیں اور خود فیصلہ کریں کہ کیا یہ جملے پیر محمد اور اس کے حواریوں پر فٹ نہیں آتے۔ یقیناً فٹ آتے ہیں علامہ نابلسی علیہ الرحمۃ نے ان گستاخوں کا کیسا نقشہ پیش کر دیا ہے اور ان کی اصل حقیقت اور اصل روپ کسی وضاحت سے سامنے رکھ دیا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے علامہ نابلسی نگاہ فراست سے ملاحظہ کر چکے تھے کہ ایسے لوگ بھی مستقبل میں پیدا ہوں گے۔ سل الحسام الہندی میں بھی بندہ نے اس عبارت کے بعض جملے پیش کئے تھے مگر اب پوری عبارت کا ترجمہ نقل کر دیا ہے۔ عوام کی سہولت کے لئے۔

بعض ملحدین نے ابو جہل زندہ ہو چکا ہے نام کا اشتہار اور بعض نے دوسرے ایسے ہی بے ہودہ نام سے اشتہار چھپوا کر تقسیم کئے ہیں جو ہم نے پڑھیں ہیں۔ سراسر جھوٹ بلکہ سفید جھوٹ کا پلندہ ہیں بعض حوالے جھوٹے لکھے ہیں اور اکثر و بیشتر جگہ اخبارات میں قطع برید و کانٹ چھانٹ کر کے بددیانتی اور خیانت علمی کا مظاہرہ کیا ہے بعض جگہ سیاق و سباق سے ہٹ کر اپنے مزعومہ باطل و مردود خیالات کو حضرت سے صاحب نظریات کی شکل میں پیش کر کے اپنی سیاہ بختی پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ ہم انشاء اللہ ان اشتہارات کے مندرجات کے جوابات بھی لکھ رہے ہیں جو الگ اشتہار کی صورت میں شائع کئے جائیں گے ہم انشاء اللہ تعالیٰ قبر کی گندھوں تک اس حزب الشیطان کا تعاقب اور پیچھا کرتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ ضرور اولیاء الرحمٰن کو اولیاء الشیطان پر حزب الرحمٰن کو حزب الشیطان پر غلبہ عطا فرمائے گا۔

و ما توفیقی الا باللہ تعالی و هو حسبی و نعم الوکیل و نعم المولی و نعم النصیر و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ رحمۃ العالمین الی یوم الدین و علی الہ و

اصحابہ و ازواجہ الذین ہم عماد الدین

الراقم سگ آستانہ عالیہ سیفیہ راوی ریان شریف

وسگ آستانہ عالیہ باڑہ شریف پشاور (سرحد)

محمد غلام فرید ہزاروی سعیدی رضوی سیفی

محفل ذکر

بمقام: جامعہ فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن فاروق گنج گوجرانوالہ

ہر پیر شریف کو بعد نماز عشاء

زیر صدارت: شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت علامہ الحاج مفتی محمد غلام فرید صاحب ہزاروی مدظلہ العالی گوجرانوالہ منعقد ہوتی ہے۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

منجانب! بزم انوار سعید جامعہ فاروقیہ۔ گوجرانوالہ

۷۸۶
۹۲

بفیضانِ نظر:
حضرت خواجہ اویس قرنی
رضی اللہ عنہ

بظلِ عنایت:
حضرت خواجہ گوہر الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
جنڈھر شریف (گجرات)

بفیضانِ کرم:
حضرت سلطان باھو
رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ تعمیر
جامعہ اویسیہ سلطانیہ گوہر العلوم

متصل جامع مسجد تاجدارِ مدینہ، صدیقِ اکبرؓ ٹاؤن، گوجرانوالہ

بظلِ عنایت: آفتابِ طریقت، امیرِ شریعت
حضور قبلۂ عالم، حضرت الحاج سیّد حسن شاہ پیرہ صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین
وینس شریف (سیالکوٹ)

جامعہ میں

ناظرہ و حفظ قرآنِ پاک، تجوید و قرائت کا معقول انتظام ہے۔ لہٰذا اپنے بچوں کو داخل کروا کر علومِ دین سے روشناس کرائیں۔

مخیّر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے۔

خصوصیات

- بہترین دینی و روحانی ماحول
- محنتی اور مستند اساتذہ
- کشادہ ماحول
- بچیوں کیلئے مدرستہ البنات کے قیام کا پروگرام

منجانب: حافظ محمد آصف علی اویسی مہتمم جامعہ اویسیہ سلطانیہ گوہر العلوم صدیقِ اکبرؓ ٹاؤن گوجرانوالہ